

مايين اسلاف كاانداز شجارت



ئِينَ شَ : مَركزى مَجَائِنِي يَشُورَى (دَوْرِيتِ السِلافِ) الْحَدُدُ وَبُو رَبِّ الْعُلَمِينَ وَالصَّلُوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدٍ الْمُرْسَلِينَ الْحَدُدُ وَلَمُ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطُنِ الرَّحِيْمِ ﴿ بِسُمِ اللهِ الرَّحُنُنِ الرَّحِيْمِ اللهِ الرَّحْنُنِ الرَّحِيْمِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الرَّحْنُنِ الرَّحِيْمِ اللهِ ال

# اسلاف كالنداز تجارت

## وُرود شريف كى فضيلت

رسول پاک، صاحب لولاک منظمان تعلیمت البوسلم کافرمان عظمت نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی دجہ سے تین تین مرحبہ درودِ پاک پڑھا اللہ علاق مَل پر حق ہے کہ وواس کے اُس دنن اور رات کے گزاہ بخش دے۔
(2)
منگوا علی الْحبیب! مَسلّی اللّهُ تَعَالَ عَلی مُحبّد

# دورِ اسلاف اور طرزِ تجارت

منقول ہے کہ ایک بُزرگ رَحْتَةُ اللهِ تُعَالَ حَدَيَّه جو "واسط"(3) کے مقام پر

> التوغیب والتوهیب، ۲۸/۲ ساحدیث: ۲۳ ق... عراق کے مشرقی ہے یں واقع ایک شہر۔

تھے انہوں نے گندم سے بھری ایک کشتی بھرہ (۱)شہر کی طرف بھیجی اور اینے وكيل كولكها: جس دن بير كهانا بصره ينج أى دن اس في دينا، الكه دن تك تاخير نه كرنارچونكه وبال بحاد (Rate) برصنے كے امكانات تھے تو تاجرول نے وكيل كو مشورہ دیا کہ اگر اسے جعد کے دن تک مُؤخّر کرلو تو ڈ گنا نفع ہو گا۔ جنانچہ اس نے جعد تک وہ گندم فروخت نہ کی جس کی وجہ سے اے کئ مخنا فائدہ ہو گیا۔ جب و کیل نے خوشی خوشی میے واقعہ مالک کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے اسے جواب لکھا: اے مخض اہم اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے تفع پر بی قناعت کر لیا کرتے ہیں مرتم نے اس کے بر خلاف کیا۔ جمیں یہ پند نہیں کہ اس میں کئی مُنا(دُنیوی) نفع ہو اور اس کے بدلے جمیں وی واُخروی نُقصان بہنچے۔لہٰذا جیسے ہی تمہارے یاس میر ا یہ خط پہنچے تو فوراً وہ تمام مال بصرہ کے فقر ایر صدقہ کر دینا۔ شاید ایساکرنے سے میں ذخیر ہ اندوزی کے گناہ سے بر ابر بر ابر خیات یا سکوں لیعنی نہ تومیر ا( آخر دی ) نقصان ہو اور نه بی(زنیوی) فائدهه<sup>(2)</sup>

میٹے میٹے میٹے اسلامی بجب ایوا نہ کورہ بالا حکایت پاکیزہ تجارت اور اسلامی معاشی اَقدار کی جو خوبصورت تصویر پیش کررہی ہاس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکیا ہے کہ جارے اسلاف کا انداز تجارت اور طرزِ معیشت کس قدر اعلی تفاد اسلامی تاریخ کے صفات ایسے باکر دار لوگوں کے داقعات سے بھرے ہوئے ہیں جونہ تاریخ کے صفات ایسے باکر دار لوگوں کے داقعات سے بھرے ہوئے ہیں جونہ

<sup>1...</sup> عراق کے جنوبی حصے میں واقع ایک شہر۔

<sup>2...</sup>احياء العلوم، كتأب آداب الكسب والمعاش، بأب في بيأن العدل ... الخ، ١٩٣/٢ ملعضا

رف اینے ذاتی مُعاملات بلکه تخارتی مصروفیات میں بھی صدق و امانت، عدل و انصاف تفوی واحسان، ایمار و بعلائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو ایناتے ہوئے اسلام کے معاشی اصولوں پر کاربندرے شاید ای وجہ سے ان کے دور کی معاشی خوشحالی المين مثال آب تھي، مگر افسوس! جيسے جيسے ان خوبيوں کي جگه ظلم و جبر، فسن و فجور، ناانصانی، دروغ کوئی (جبوٹ)، فریب دہی (دحوکا)، مفادیر سی، سُود خوری اور بدخواہی جیسی برائیال مسلمانوں کے کر دار میں پیدا ہوتی گئیں ان کی معیشت دن بدن زوال یذیر ہوئی گئی اور بالآخر تباہی کے اندھے کنویں میں جایزی۔ اگر آج بھی ہم قر آن و حدیث میں بیان کر دو محصول رزق کے مدنی پیولوں پر عمل کریں اور کسب و تجارت كے مُعالمے میں اپنے اسلاف كاطرز عمل اختيار كريں توليني ذاتى زند كى كے ساتھ ساتھ بورے مُعاشرے میں ایک شاندار خو شحالی لاسکتے ہیں اور مَعِیْشت کو ایک بار پرعرون وانتحام نصيب موسكتاب-

# مَعِيشت كا آغاز ﴾

مَدُرُ الشَّرِيد، بررُ الطَّرِيقة حضرتِ عَلَامه موالنامُفَق محد المجد على اعظمى عَدَدِ وَمَا اللهِ القَوِى مقصدِ كسب و تتجارت اور آغازِ مَعِيشت بيان كرتے ہوئ ارشاد فرماتے ہيں كہ انسانی ضروريات اتن ذائد اور أن كى تخصيل (عاصل كرنے) ميں اتنى وُشوارياں ہيں كہ انسانی ضروريات اتنى ذائد اور أن كى تخصيل (عاصل كرنے) ميں اتنى وُشوارياں ہيں كہ ہر مخص اگر اپنی تمام ضروريات كا تنها مُتَكَفِّل (ذِتے دار) ہوناچا ہے غالباً عاجر ہوكر بيشے رہے گا اور اپنی زندگی كے ایام خولی كے ساتھ گزار نہ سے گا ، البذا أس حكيم بيشے رہے گا اور اپنی زندگی كے ایام خولی كے ساتھ گزار نہ سے گا ، البذا أس حكيم

منظل (مَدَّة مَنَ ) نے انسانی جماعت کو مختلف شعبوں اور مُتَّعدّد قسموں پر مُنْتَبِهم (تقیم)
فرمایا کہ ہر ایک جماعت ایک ایک کام انجام دے اور سب کے جَمُوعہ سے ضروریات
پوری ہوں۔ مثلاً کوئی بھیتی کر تاہے کوئی کیڑ ائٹتاہے ، کوئی دو سری دستکاری کر تاہے ،
جس طرح کھیتی کرنے والوں کو کیڑے کی ضرورت ہے ، کیڑا ابنے والوں کو غلہ ک
حاجت ہے ، نہ یہ اُس سے مُستَعنی (ب پروا) نہ وہ اس سے بے نیاز ، بلکہ ہر ایک کو
دو سرے کی طرف احتیان (ضرورت)، البذاب ضرورت پیدا ہوئی کہ اِس کی چیز اُس
کے پاس جائے اور اُس کی اِس کے پاس آئے تاکہ سب کی حاجتیں پوری ہوں اور
کاموں میں ڈشواریاں نہ ہوں۔ یہاں سے مُعاملات کا سلسلہ شروع ہوا ، بھی (خریدو

اسلام چونکه کمل دین ہے اور انسانی زندگی کے ہرشدیہ پراس کا تھکم نافذہ، جہاں عبادات کے طریقے بتا تا ہے معاملات کے منتقبق بھی پوری روشی ڈالٹاہے تا کہ زندگی کا کوئی شعبہ تیشنہ (او حورا) باتی نہ رہے اور مُسلمان کسی عمل میں اسلام کے سوا دو سرے کا مختاج نہ رہے۔ جس طرح عبادات میں بعض صور تیس جائز ہیں اور بعض ناجائز اور حلال ناجائز ای طرح تخصیلِ مال کی بھی بعض صور تیس جائز ہیں اور بعض ناجائز اور حلال روزی کی تخصیل اس پر مو قوف کہ جائز و تاجائز کو بچچائے اور جائز طریقے پر عمل کرے ناجائز سے دور بھائے۔ (1) چنانچہ الله فرق بھن کا رشادیاک ہے:

1... بهار شریعت، ۲۰۸/۴۰... 1

#### طلب حلال ایک فریعند ہے

یادر کھے اکسب و تجارت کے ذریعے اپنے مال باپ ، بہن بھائی اور بو ی پچول وغیر و کے لئے رزق حلال کا کھٹول اور اس کی طلب صرف انسانی ضرورت ہی نہیں بلکہ اہم ترین فریعنہ بھی ہے۔ نبی رحمت، قفیع اُمّت مل الله تعال متنبوء به وسلم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے: طلب کشپ الحُلَال فریقہ قبیل الْفَریْقہ الله یک حلال کی حلال کے ایک میں جا بجارزق طلال حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے بلکہ الله عَلَاجُن نے اسے اپنے فعنل سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی خلاش وجنجو جاری رکھنے کی ترغیب اور اس کا تھم بھی ارشاد فرمایا ہے آئے اس کی خلاش وجنجو جاری رکھنے کی ترغیب اور اس کا تھم بھی ارشاد فرمایا ہے آئے اس میں میں یائی فرایمین خداوندی کا احظہ کیجئے۔

## كسب كى ترغيب پرمشمل 5 فرايين خداوندى

ترجَية كنز الإيمان: اور ون كو روز گار ك

وَجَعَلْنَا النَّهَاسَ مَعَاشًا ۞

(ب٠٠٠ النباء١١) لخيمايد

1... شعب الإيمان، ياب في حقوق الإولار ... الح، ٢٠/٣٠ حديث: ١٨٥٨١

وَلَقَدُمُ كُنُّكُمْ فِيهُ الْاَثْمُ فِي وَجَعَلْنَا تربَعَهُ كَوْرُالِيهِ ان اور بِهُ الْكُمْ فِيهُ الْمُعَا فِي الْمُ تَعَلَيْكُو مَّا نَعْنَ مُن عادُو الور تهد الحاسم و مَن الله المعرف ال

(پ١٩٠٠)الرمل:٢٩٠)

فَانْتَوْمُ وَافِي الْآسُ ضِ وَالْبِيَّغُوا ترجَه مَن الايهان: توزين بس مَيل جاءَ مِنْ فَضْلِ اللهِ (ب١٠٨ المهدة: ١٠) اورالله كافضل طاش كرور

#### جنتجوئے روز گار کی عظمت کھ

حضرت سنیدُنا گفت بن عُجره دنین الله تعالمتله سے مروی ہے وہ فرماتے ایس کہ مرور عالم نور عبتم مسل الله تعالم علیہ دالم ورجہ مسل الله تعالم علیہ دالم ورجہ مسل الله تعالم علیہ الله الله تعالم الله وسلم ایک روز صحاب کرام ملیہ الله مسلم مساتھ تشریف فرما ہے کرام ملیہ میں ایک نوجوان قریب سے گزرا۔ محاب کرام ملیہ المی المی خوان قریب سے گزرا۔ محاب کرام ملیہ المی خوانی الیم مل توانی الله تقالم مسلم الله تعالم مسلم الله الله تعالم مسلم الله تعالم مسلم الله تعالم مسلم الله تعالم مسلم الله الله تعالم مسلم الله تعالم الله تعالم مسلم الله تعالم مسلم الله تعالم الله تعالم مسلم الله تعالم مسلم الله تعالم الله تعالم الله تعالم مسلم الله تعالم الله تعالم مسلم الله تعالم تع

ہے۔ توبیہ الله عزد مؤت کی راہ میں ہے اور اگر یہ صحف اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی حلاقی میں فکلاہے تو بھی میہ الله عزد مؤل کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود کو (کو گوں کے سامنے احمد بھیلانے یاحرام کھانے ہے) بچانے کے لئے رزق کی حلاقی میں انکلاہے تو بھی میہ الله عزد مؤل کی راہ میں ہے البتہ اگر میہ دکھاوے اور تفاخر ( فخر ) کے لئے انکلاہے تو بھی میہ اللہ عزد مؤل کی راہ میں ہے البتہ اگر میہ دکھاوے اور تفاخر ( فخر ) کے لئے انکلاہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ (۱)

مینے مینے مینے اسلامی بجب ایواد یکھا آپ نے کہ اپنے والدین کی خدمت اور اولاد کی کفالت کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی کس قدر اہمیت ہے کہ رسول کریم، رووٹ وقت وقت مسل الله تنعال عقید والبوسلم نے اسے الله علائمان کی راہ بیس شار فرمایا۔

یادر کھئے! سچائی، انصاف اور دیائتد اور کے ساتھ حال وحرام کالحاظ رکھتے ہوئے تجارت، کالزمت، یا محنت مز دوری کرنے والے نہ صرف الله عرف بان کو محبوب بیل بلکہ ایہوں کاحشر مجی اِن شائم الله عزد بین اللہ ایہوں کے ساتھ ہوگا نیز ان کی مغفرت کردی جائے کا اور کل بروز قیامت ان کے چروں کی تابانی چود حویں کے جائد کی مائند ہوگی۔

گی اور کل بروز قیامت ان کے چروں کی تابانی چود حویں کے جائد کی مائند ہوگی۔
آئے! چرفت و تجارت اور کام کان کی فضیات پرمشمتال 4 فرامین مصطفح مالاحظہ کے جیئے۔

# كسب كى نضيلت پرمشمّل 4 فرامينٍ مُعطفے

1. التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْآمِينُ مَعَ النَّبِينِينَ وَالصِّيدِينَةِ وَالشُّهَدَاء يعنى سيا لانت وار

إن معجور الاوسط، ١٣٦/٥ عديث: ٢٨٣٥

- تاجرانبیاء، صدیقین اور شهداکے ساتھ ہوگا۔(۱)
- إِنَّ اللَّهُ يُحِيثُ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرُتَ لِعِنَى اللَّهُ عَزْدَمَلَ بِيشِهُ ور (كام كان كرنے والے)
   مومن كو يبند فرما تاہے۔(2)
- مَنُ أَمُسْى كَالْامِنُ عَمَلِ يَدَدُهِ أَمْسَى مَغْفُونَ الله لِعِنى جو الني باتحد ك كام سے تحك كرشام كرتا ہے وہ مغفرت يافتہ ہوكرشام كرتا ہے۔ (3)
- 4. مَنْ طَلَبَ الدُّنْ عَلَا السَّعَفَاقًا عَنِ الْمَسْئِلَةِ وَسَعْعًا عَلَى اَهْلِهِ وَتَعَطَّقًا عَلَى جَابِهِ لَقَى النَّهُ وَمَعُهُ وَالْقَادَ وَجُهُهُ وَالْقَامَ لِيَلَةَ الْبَدْرِي فِي جَلَ جَل نَے خود کو سوال ہے بچائے ، اپنے اللّٰ فانہ کے لئے بھاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوی پر مہریائی کرنے کے لئے طال فانہ کے لئے بعاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوی پر مہریائی کرنے کے لئے طال طریقے ہے دُنیا طلب کی وہ اللّٰه عَرْدَ مَن موگا۔ اس عال میں ملے گاکہ اس کا چہرہ چود هویں رات کے جائد کی طرح روشن موگا۔ (۱)
  کا چہرہ چود هویں رات کے جائد کی طرح روشن موگا۔ (۱)
  صَلُواعَ تَن الْحَدِيدِ! مَسلَّى اللّٰهُ تَنعَالَ عَلْى مُحَمَّدُهُ

#### انبيائ كرام عَلَيْهِمُ السُّلَام كي عِيْ

كسب حلال نه صرف ايك باعث فضيلت عمل ب بلكه كي انبيائ كرام عَلَيْهِمُ

<sup>1...</sup> ترمذي، كتاب البيوع، بأب عاجاء في التجاروت مية الذي اياهو، ٥/٣، حديث: ١٢١٣

<sup>2...</sup>معجم الاوسطى ٢/٤/٦ حليث: ٨٩٢٢

<sup>3 ...</sup> معجم الاوسط، ١٥٢٥ حديث: ٥٥٠٠

<sup>4...</sup>مصنف ابن افيشيدة، كتأب البيوع والاقضية بأب ق التجارة ... الح، ٢٥٨/٥ مديث: ٤

السَّلَام كَ علاوه عبول ك مُلطان رحمتِ عالميان صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ والموسلَم كَ مَكِي یباری بیاری سنت ہے انبذااہے سنت سمجھ کر اختیار کرنا چاہئے۔ انبیائے کرام عَلَیْهِمْ السُّلَام نِي كسب كے لئے مختلف منتے اپنائے۔ جنانجہ حضرت آدم عَلَيْهِ السُّلَام اولاً كيثرا سازی کاکام کیا کرتے سے بحر محیتی باڑی کرنے لگے۔ حصرت نُوح مَلَيْهِ اللَّهُ مُلَائِي كا پيشه، حصرت إدريس عنيه السُّلام درزي كري، حصرت بُود و صالح عنيها السُّلام تجارت، حضرت إبراجيم ولوط عَلَيْهِ مَالسُدَا معينى بازى اور حضرت شَعَيْب عَلَيْهِ السُّدَام جانور يالت تصداى طرح حضرت موى كييم الله ملكيناة متنيه الشاداة السلام مجريان چرات، حضرت واؤد مَنْيْهِ السُّلَام زِرَه (جنگ مِن استعال بوتے والا فولا و كا جالى دار كرتا) بناتے، حضرت سليمان مَنْيُواكْ مُروري و نيا كے بادشاہ ہونے كے باوجود ولكھ اور زنبيليس بناياكرتے تھے اور ہمارے بيارے آتا سند الا عبياء احمر مجتبى منالله تعلا عَلَيْهِ والمه وسلم في تجارت كوليني وات باير كت سي شرف بخشاب و(1)

بیان کردہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ رزقِ حلال کے حصول کیلئے انبیائے کرام علیّہ اللہ منے بھی صنعت و تجارت کو اختیار کیا، اس بات میں تو کسی فک وشہے کی تُنجائش نہیں کہ انبیائے کرام عَنیّهِ الشّدَم ہر قسم کی برائیوں اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، اگر کسب و تجارت میں برائیوں کا إِذْ تکاب ضروری ہو تا یا اس میں بذاتِ خود کوئی خرائی ہوتی تو انبیائے کرام عَنیّهِ الشّدَم ہر گر ہر گر اسے اختیار نہ فرماتے،

<sup>1...</sup>مرأة المناجيح، ٢٢٨/٢، ملحصاً

تعقیقت یہ ہے کہ خرابیاں اور بدعنوانیاں کاروبار پی نہیں بلکہ خود ہمارے کردار بیس موجود ہیں جن کے سرّباب (روک تھام) کے لئے شریعتِ مُطَنَّم و نے ہارُوناہارُز اور طلال وحرام کے بیانے مقرر کردیئے تاکہ کوئی مُسلمان ظلم کاشکار نہ ہو اور نہ ہی اور طلال وحرام کے بیانے مقرر کردیئے تاکہ کوئی مُسلمان ظلم کاشکار نہ ہو اور نہ ہی کسی کی حق تلقی ہو لہٰذا جو لوگ ان احکامات پر عمل پیرا ہوئے وود نیاو آخرت پی کامیاب ہوئے ،اور جنبوں نے ان احکامات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حرام و طلال کی تمیزنہ کی اور خواہش نفس پر چلے وہ دینیاو آخرت پی خائب و خاسر (ناکام) ہوئے۔

میزنہ کی اور خواہش نفس پر چلے وہ دینیاو آخرت پی خائب و خاسر (ناکام) ہوئے۔
آئے! حدیث پاک کی روشن پیس اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اسلام کی نظر بیس تخارت کے کیاضا بطے ہیں اور ایک تاجر کو کیسا ہونا چائے۔

## تاجر كوكيها موناجات؟

حضرت سنیدُنا مُعاذبین جبل دَجوناللهٔ تَعَلاَمْتُ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجور سلطان بحر و بر مَدُّ اللهُ تَعَلاَمُوَبِهِ البوسلْہ نے ارشاد فرایا ہے فک سب ہے پاکیزہ کما کی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جموث نہ بولیس، جب ان کے پاس امانت رکمی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس کی بیجا تحریف جب کوئی چیز خریدیں تو اس کی بیجا تحریف نہ کریں، جب ان کے بیجا تحریف نہ کریں، جب ان کے بیجا تحریف کا کسی اور جب ان پر کسی کا پچھ آتا ہو تو اس کی اوا نیکی میں سنستی نہ کریں اور جب ان کا کسی اور پر آتا ہو تو اس کی وصولی کے لئے سختی نہ کریں۔ (۱)

ز . شعب الايمان: بأب حفظ اللسان: ٣٨٥٣، حديث. ٣٨٥٣

میٹھے میٹھے اسسلامی مجسائیو! بیان کر دہ حدیث مبار کہ میں تجارتی اصولوں یر مشتمل جو مدنی بچول بیان کئے گئے ہیں در حقیقت مید مدنی بچول رزق میں بر کت اور ٹلک و توم کی ترتی معیشت کے ضامن ہیں۔ سحایہ کر ام عَدَیْهِ الدِهْوَان اور اسلاف و نرزر گان دین زجته ناللهُ النبون نے عملی زندگی کے ہر میدان میں ان خوبیوں کو اسپنے کر دار کا حصد بنار کھا تھا۔ ان مُیارک ہستیوں کی نظر میں معاشی خوشحالی کا مغہوم ہرگز ہرگز ہیے نہ تھ کہ ٹلک و قوم کوخواہ کتناہی خسارہ ہو جائے ، مسلمان بی کی کتناہی مالی بد حالی کا شکار ہو جائے مگر میرے مالی حالات بہتر ہوتے جاہتیں، میری ذاتی ملکیت ودولت بیں اضافہ ہونا جائے۔ جائز ونا جائز گسی بھی طریقے ہے دوسرے مسلمانوں کو کڑگال کر کے ان کے مال کو اپنی جائد اد کا سنگ بنیاد قرار دیناان کے دل نے مجھی گوارا نہ کیا کیونکہ وہ نُفُوس قدسیہ آج کے بعض تاجروں (Business men) کی طرح " بيسه موجاب جيها موسك قائل ندين بلكه وه تواييخ مسلمان بحائيول ك حقیقی خیر خواہ ہوا کرتے ہے اور ان کے نفصان کو اپنا نفصان سمجھ کرتے ہے لہٰذا جمیں مجی اسلاف کے طرز عمل اور بیارے آقا، مدینے والے مصطفے سل الله تعلامتیه وابد دسلہ کے فرامین کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسینے اندر تمام مسلمانوں کی خیر خوابی کا جذبه بيدار كرناجات

## وین فیر خوای کانام ہے

حضرت تميم وارى رين الله تَعَالَى عَنْه بروايت بكريم صَلَى الله تَعَالَى عَنْيَهِ

والبه دسلم نے قربایا کہ دین فیر خوابی ہے ہم نے عرض کی کہ کس کی؟ فربایا: الله کی،

اس کی کتاب کی، اور اس کے رسول کی اور مسلماتوں کے اناموں کی اور عوام کی۔

حضرت سَیّدُ تا بَرِیر بن عبدُ الله رَفِق اللهُ تَعَالَ عَنْه قرباتے ہیں کہ بیس نمی کرتم،

رسول مُحتمْ مَسَلَ اللهُ تَعَالَ عَنْیَهِ دائع دسلم سے نماز قائم کرنے ، ذکو ہوسیے اور ہر مسممان
کی فیر خوابی کرنے پر بیعت کرچکا ہوں۔

(2)

#### بِ مثال خير خواي

مسلم ، كتأب الإيمان، بأب بيان الذين التصيحة، ص ٢٠ مديث 40

المناسى، كتأب الإيمان، بأب قول النبي الدفن التصيحة . . الح، ١٠٩٥ مديث ٥٤

منذ نے وہ گھوڑا آٹھ مو درہم میں خریدا، جب حضرت سیندنا جریر رجی الله تعالى مند سے اس بارے میں او چھا گیا، تو انہول نے فرمایا کہ میں نے دسول الله مال شد منداشته منداشته منداشته منداشته منداشته والم مندنیه دالم مندنیم سے ہر مسلمان کے ساتھ فیر خوابی کی بیعت کی ہے۔(۱)

#### ویانتداری کی اعلیٰ مثال 🕏

مروی ہے کہ حضرت سنیڈنا ہونس بن عُنید نصری مَدَید تعدد الله القوی کے باس مخلّف اقسام اور مخلّف قیمتول کے خلّے (جادری، بنے) تنصر ان میں ہے ایک قسم ایک تھی کہ ہر کلنے کی قیمت 400 درہم تھی اور ایک قشم الی تھی کہ ہر مُند 200 ورہم کا تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو آپ زیمنة الله تَعَالَ عَلِيَّهِ مَعَيْتِ کو د کان پر چھوڑ کر خود نماز ك لئة تشريف لے كتے اى اثنام ايك أعربي (ديهاتى) آيا اور اس في 400 در ہم کا عُلّہ طلب کیا، تبلیعے نے اس کے سامنے 200 در ہم والا عُلمہ پیش کیا، اسے وہ اجمالگااوراس نے400 درہم پرراضی ہو کراہے خرید لیا۔ آعرانی عُنہ ہاتھ میں لئے واليس جاربا نفاكه حضرت سنيدُ نابونس بن غُمَيْد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ مَنْهِ هِ اللهِ كَاسامنا مو كيار انهول نے اپنے عُلے كو بيجان كر أك سے يو جھا: يد صُد كتے مِن خريد اے؟ ال نے جواب ويا:400ورجم مل آب رَعْمَةُ اللهِ تَعَالَمَنيَه في فرمايا: يد200ورجم سے زياده كانبيس ب، تم جاكرات واليس كردد-اس نے كہا: مارے شهر ميں يد فله 500 در بم كاب نيز جھے يہ پيند تھى ہے۔ آپ دَئَةُ اللهِ تَعَالَى عَنْدَ فَالْ الله عَدْ الله عَدْ مَايا: واليس بلث

شرحنووی، کتاب العلم، باب بیان الدین النصیحة، ۱٬۳۰۱ الجزء الثانی

جاد کہ دین میں خیر خوابی دنیا و مافیہا ( ایسی دنیا اور جو کھے اس میں ہے اس) ہے بہتر ہے۔
چنانچہ آپ اے والیس د کان پر لاے اور 200 در ہم والیس کر دیئے گھر اپنے بھتیج
کوڈانٹے ہوئے فرمایا: حمہیں شرم نہیں آئی! کیا تم الله عَوْدَ بَن ہے نہیں ڈرتے کہ چیز
کی قیمت کے برابر نفع لیتے ہوا در مسلمان کی خیر خوابی کو ترک کرتے ہو؟ بھتیج نے
جواب دیا: میں نے اس کے راضی ہونے پر بی اثنازیادہ نفع لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم
خواب دیا: میں وہی پہند کیا جوابے لئے پہند کرتے ہو؟ (۱)



میشے میشے اسلامی بھی ایوایہ حکایت خیر خوابی اور احسان کی ایک عظیم مثال پیش کر رہی ہے۔ اے کاش کہ معیشت کا رونارونے والے لوگ پیارے آقا مریخ والے مصطفے سل الله تغلامائیة والدوسلم کے اس ارشاو کو پڑھ کر اس پر عمل کر لیس تو یہ معیشت کا بحر ال ختم ہوجائے کہ حسن کا نتات، فخر موجودات سل الله تغلامائیة والدوسلم کے اس ارشاو کو پڑھ کر اس پر عمل کر لیس تو یہ معیشت کا بحر ال ختم ہوجائے کہ حسن کا نتات، فخر موجودات سل الله تغلیمائی کے اس انتقال مذہبہ والدوسلم الله کی اس وقت تک کاش مومن خیس ہوسکتا جب لا جینی ہو ایک لئے میں وہ جو اپنے اور اپنا کر تا ہے۔ (2) معلاوہ کون سا شخص ہے جو اپنے اس وہ جو اپنا کے لئے ایسند کر تا ہے۔ (2) معلاوہ کون سا شخص ہے جو اپنا کے لئے یہ پہند کرے کے ایسند کرے گئے یہ بیند کرے کا جموت بول

يخارى، كتاب الإيمان، ياب من الإيمان ان يحب الإعداد عليه ما يحب التقسم، ١١١١، حديث: ١٣

الحياء العوم، كتأب آراب الكسب والمعاش، يأب في الإحسان في المعامدة، ١٠٢/٢

کر مال و یا جائے، مجھ سے شود لیا جائے ، مجھ سے رشوت کی جائے ، میرے مجو لے ین کا فائدہ اُٹھ کرمیری جیب خالی کر دی جائے؟ یقیناً کوئی ھخص اپنے لئے یہ یا تیں پند نہیں کر تاتو پھر اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ایسا کوں سوچا جاتا ہے ...؟ بیان کر دہ حکایت میں حضرت سیّد تا ہونس بن عُنیند بَضری عَدَیْهِ رَحْمَهُ اللهِ الْقُوى نے اسینے تبييج كي كوتاي ير فوراً المه سرزنش كي كه تجميه شرم نہيں آتى ؟ تجميه الله كا حوف حہیں کہ اتنازیادہ تفع لے رہاہے۔ یقیناً یہ تربیت کا ایک بہترین انداز تھا تا کہ وہ بچہ آئندہ اس منتم کی حرکتوں سے بازرے مگر افسوس! ہماری اُخلاقی حالت تواس قدر کر چکی ہے کہ اگر اعارا بچے جموث بول کر یاد حوکہ دے کر کسی کو لوٹے بیں کامیاب ہوجائے توہم اے ایک شاندار کارنامہ سجھتے ہیں،اس پر نیچے کو شاہ شی دے ہیں اس کی پیشے معیقیاتے ہیں اور داد تحسین دیتے ہوئے اس مسم کے جملے كہتے جيں كه بيٹا اب تم مجى سيكھ كتے ہو، حميس كاروبار كرنا آكيا ہے، تم سمجعدار ہو گئے ہو وغیرہ وغیرہ حالاتکہ ایسے موقع پر تو ہمیں اینے بچے کی تربیت کرنی جاہے کہ بیٹا جھوٹ بول کر اور وحو کہ دے کر کاروبار نہیں کرنا جاہئے ورنداس کے وبال سے ہمارے کاروبار وہال میں زوال آجائے گا اور ہم تباہ وہر باد ہو جائیں کے۔

بهت بروی خیانت

یاد رکھئے! تنجارت ہو یا دیگر معاملات ، کسی کو د حو کہ دینا یا جھوٹ بولنا ائتہائی سخت جرم اور بہت بڑی خیانت ہے۔ چنانچہ میں حضرتِ سَیِدُنا سفیان بن آبید حضر می دَخِوَاللّٰهُ تَصَالَا عَنْدُ مِن وَک ہے کہ جس حضرتِ سَیِدُنا سفیان بن آبید حضر می دَخِواللّٰهُ تَصَالَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ مَسَلَى اللّٰهُ مَسَلَى اللّٰهُ مَسَلَى اللّٰهُ مَسَلَى اللّٰهُ مَسَلَى اللّٰهُ مَسَلَى اللّٰهُ مَسَلَّى اللّٰهُ مَسَلَّى اللّٰهُ مَسَلَّى اللّٰهُ اللّٰمُ اللّ

ایک اور حدیث پاک میں ہے: کی بولنا نیک ہے اور نیک جنت میں لے جاتی ہے اور جموت بولنا فسق و فجور دوفرخ میں لے جاتا ہے۔

الله انگر جب مطلقا جموث بولنا بھی گناہ ہے تو پھر کسی مسلمان بھائی کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہوئے جموٹ بول کر اے لوٹ لینا کس قدر شدید ہوگا۔ صد افسوس کہ آن کل کثرت ہے جموث بول کر اے لوٹ لینا کس قدر شدید ہوگا۔ صد افسوس کہ آن کل کثرت ہے جموث بولئے کو کمال اور ترتی کی علامت جبکہ کے کو ہے و تو فی اور ترتی میں رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کئی لوگ اپنا اللہ بیخ کے لئے جموثی قشم اٹھانے ہے بھی گریز نہیں کرتے ایے لوگوں کو اپنے ذہبن میں یہ بات اچی طرح بھی لین چاہئے کہ اندہ عدور تی جو رزق فصیب میں تکھا ہوتا ہے۔ وہی طرح بھی لین چاہئے کہ اندہ عدور تی ماس کوئی کی آئے گی اور نہ بھوٹ بولنا ہے۔ وہی طرح بھی لین کے اور نہ ہوتا ہے۔

سّنيد المرسلين، جناب صادق و امين صَلَّ اللهُ تَصَالَ عَلَيْهِ والمِوسِنَّم كا ارش وِ حقيقت

بہت بڑی بے بر کتی اور معاشی تیابی کاسب ٹابت ہو سکتا ہے۔

ابوراۋر، كتأبالارب، بأبق الماريض، ١٨١/٣ حزيث. ٢٩٤١

ز مسلم ، کتاب الادب، باب قبح الکزب، ص۵۰ ۱۳ مدید. ۲۲۰۵

بخیاد ہے: جمونی قسم سلمان تو بکواد ہی ہے لیکن برکت مثاد ہی ہے۔ (۱)
معلوم ہوا کہ جمونا شخص چاہے کئی بی کامیا بیان سمیٹ لے گر آخر کار جموت
کا وبال اسے پہنچے گا ہ بالفرض و نیا ہی نہ بھی سہی گر آخرت کا خسارہ تو ضرورہ اور
یقینا خسارہ آخرت سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مصیبت نہیں۔ لبد اکیا بی اچھا ہو
کہ ہم کینے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواتی اور بھلائی والا معاملہ کریں اور رزق
کے بارے میں اللہ عزوجان کی وات پر بھروسہ کرنے کو اپنا شیوہ بنالیں۔ آج کل
تجارتی معاملات میں جگہ جموث اور وحو کہ وہی ای وجہ سے عام ہو چک ہے کہ
لوگوں نے راز تی حقیق مؤد جائے جس نے زمین پر چلنے والے ہر جائد ارکارزق اپنے
والت پر تو تکل کا ذہن بنا ہے جس نے زمین پر چلنے والے ہر جائد ارکارزق اپنے
والت پر تو تکل کا ذہن بنا ہے جس نے زمین پر چلنے والے ہر جائد ارکارزق اپنے
والے کرم پر لے رکھا ہے۔

## رزق کاضامن کون؟

د نیاش بسنے والے تہام جائد ار، خواہ ترتی یافتہ شہری ہوں یاکسی گاؤں کے وہ ہاتی ، گھنے جنگلات میں رہنے والے حیوانات ہوں یابلند وبالا در ختوں کی چوٹی پر ہنے نشیمن میں آ ہد پر ندے ، سمندر کی گہرائیوں میں رہنے والی محیلیاں ہوں یا ہتھر ول کے پیٹ میں الله عَرْدَ مَا کَی سِی وَقَعْد مِی کرنے والے کیزے ہرا یک کارز تی خدائے میں دائر تی عَدائے دائر تی خدائے میں دائر تی عَدائے دائر تی خدائے دائر تی خداؤ دائر تی خدائے دائر تی خداؤ دائر تی خدائے دائر تی خداؤ دائر تی خوائے دائر تی خداؤ دائر تی خوائے دائے دائر تی خوائے دائر تی کر تی خوائے دائر تی خوائے دائر

كالمرى، كتأب البيوع، بالسنمحق الله الريا . . الح ، ٢ / ١٥ حديث. ٢٠٨٤

ارشاد باری تعالی ہے:

رب ۱۶۸ الطلای ۳ سی بینک الله نام بیز کا ایک انداز در کھا ہے۔ یا در کھے ! وُسعتِ رزق الله مَؤْدَ مَلْ کی رضا میں ہی پوشیدہ ہے، جب جمارے

صحيح ابس حيان، كتاب الزكاق، باب ماجاء في الحرص . . . الح، ١٩٨/٣ حريف. ٢٢٢٧

معاشرے کا ہر فرداللہ عزد بن پر بھروسہ کرے گااور ظاہری اسباب کے ساتھ ساتھ ساتھ در جمت البی کا طالب ہو گا نیز اپنے دل میں تقویٰ ور جیز گاری کا بودالگائے گاتو ان شکا تا اللہ عزد بن البی کا طالب ہو گا نیز اپنے دل میں تقویٰ ور جیز گاری کا بودالگائے گاتو اِنْ شَکَامَ اللّٰهِ عَزْدَ بَالَ اِللّٰ اللّٰهِ عَزْدَ بَالْ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰمِ اللّٰمِلْمُ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ ال

#### تخارت اور صحابه كرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان كالمعمول

اگر ہم صحابہ کرام علیٰہ النہ تال کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ وہ مقبولانِ خدا تجارت تو و پر بیز گاری اور طلب رضائے الی کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ وہ مقبولانِ خدا تجارت تو کرتے مربحی خدا کی یاوے غافل نہیں ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت سَیْدُنا لاَاوہ زاونالله تعالیٰ نا فادہ نہیں ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت سَیْدُنا لاَاوہ زاونالله تعالیٰ نا فادہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام علیٰہ فرنیات تو کرتے ہے مربحہ انہیں ایک حقوق الله میں ہے کوئی حق جی آ جاتا تو تجارت اور خرید و فروشت انہیں ذکر الله علیٰہ النہ الله علیٰہ النہ نا کہ الله علیٰہ النہ الله علیٰہ النہ نا کہ الله علیہ کرام علیٰہ النہ نا کہ الله علیٰہ النہ الله علیٰہ کرام علیٰہ النہ نا کہ الله علیٰہ النہ نا کہ الله علیٰہ النہ نا کہ الله علیٰہ کرام علیٰہ النہ نے باک کام قر آن جمید فرقان حمید علیں ارشاد فریاتا ہے:

ي جَالٌ لاَ لَا تَلْهِيْ إِنَّهُ مِنْ اللهُ وَ لَا يَدِيمُ مَا اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ وَ مَن فِي كُنُو اللهِ اللهُ وَ السَّلُو وَ اللهُ كَا اللهُ الله

1 - بخارى، كتأب البيوع، بأب واذا راواتجارة . . . الح، ١٤/٤ تحت الهاب: ١١

بی اپنا (تبدتی) سامان جھوڑا اور نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ زین اللہ تفاق کھڑے ہوئے۔ اس پر آپ زین اللہ تفاق کا تفاق کے فرمایا کہ انہی لوگوں کے حق میں اللہ علاّۃ مَان نے آیت " بِجَالْ لَا تُنْفِينِهِمْ "نازل فرمائی ہے۔(۱)

مینے مینے مینے اسلامی میسائیو! اسلام کا اولین دور کتن خوبصورت اور روش تھا
کہ جب مسلمان تقویٰ دیر ہیز گاری کے پیکر ہوا کرتے ہتے ،وہ حفرات کسب حال کی جب مسلمان تقویٰ دیر ہیز گاری کے پیکر ہوا کرتے ہتے ،وہ حفرات کسب حال کی جبوث اور فریب وغیر دے لیے آپ کو بچ نے کیا تخارت تو کرتے ہے گر بد دیا نتی ، جبوث اور فریب وغیر دے لیے آپ کو بچ نے رکھتے آئے اسلامی دَجته الله الله تعلیم الله تعلیم اور پاکیزہ تجارت کے دوایمان افر دز واقعات ملاحظہ کیجئے۔

# ﴿ 1 ﴾ عيب دار چيز بكنے پرردٍ عمل

کروڑوں حنفیوں کے چیٹوا حضرت سینڈ نالیام اعظم ابو صنیفہ دَبون الله تعلامته نے مسول رزق حوال کے لئے تجارت کا پیشہ اپنایا تھا، آپ دَبون الله تعلامته کیڑے کے بہت بڑے تا جرت کا بیشہ اپنایا تھا، آپ دَبون الله تعلامته کیڑے کے بہت بڑے تا جرت کا جرد آپ کی تجارت احسان، خیر خواتی اور اسلام کے پاکیزہ اصولوں پر مشمل تھی۔ چین نچہ حضرت سینڈ نا حفص بن عبدالر حمن ملینہ دَبون الله تعمیرے ساتھ انونس فرماتے ہیں کہ حضرت سینڈ نا لیام اعظم ابو صنیفہ دَبون الله تعمل میں عبدالر حمن الله تجارت کرتے ہوئے فرمایا کرتے: اے حفص! فلال تجارت کرتے جب جہ الی تجارت کر ویتا۔ حضرت سینڈ میں کہ ویتا۔ حضرت کی گئرے میں کہ حیب ہے۔ جب تم اسے فرو خت کرو تو عیب بیان کر ویتا۔ حضرت

1 . معجم كيار ، عيد الله بن مسعود . . . الح، ١٣٢٢/١ منديث ٢٤٠٠٠

سَنِدُ ناحفص نے ایک مرتبہ مال تجارت فروخت کیااور بیجے ہوئے عیب بتانا بھول کے خیب بتانا بھول کے خیب بتانا بھول کے جب امام اعظم تبنی الله تُعالَمته کو علم ہوا تو آپ رَفِنَ اللهُ تَعَالَمتُه نَهِ مَمَام کیرُوں کی قیمت معدقہ کردی۔(۱)

#### و2 كويانتدار تاجر

حضرت سندُ نا سرى سقطى عَنبَهِ رَحمهُ اللهِ القوى بهى تجارت كي كرتے تھے۔ آپ دَحْمَةُ اللهِ تَعَالَ مَنْهُ فِي مِهِ مِهِ كِيامُوا تَقِي كَهِ تَمْنَ وِيتُارِ اللهِ أَفْعِ ثَهِينَ لُول كَا اور آپ اے اس عبدیر سخی سے عمل مجی کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ زختة الله تعلامتنه بازار تشریف لے گئے اور 60 دینار کے بدلے 96 مسائ بادام خریدے مجر انہیں یجے لگے اور ان کی قیت 63 دینار رکمی، تھوڑی دیر کے بعد آپ کے پاس ایک تاجر آیا اور کئے لگا: یس بہ سارے بادام آپ سے خریدتا جا ہول۔ آپ تعتقاللہ تعال عَنيُه في فرمايا: خريد لور اس في يوجما: كن ويتاريس مع ؟ آب زمنة الله تعالمنيه نے فرمایا: 63 دینار۔اس تا جرنے کہا: حضور!بادامول کاریث بڑھ کیا ہے اور اب 96 صاع بادامول كى قيمت 90 دينار تك كافئ يكل بد آب رَحْدَةُ اللهِ تَعَالَمْنَيْه جي 90 دینار میں بد بادام فروخت کروی۔ حضرت سیدنا سری سقطی مذید زمنه القوی نے فرمایا: میں نے اپنے رب علامال سے وعدہ کرلیاہے کہ تین ویٹارے زیادہ تفع تبیں اوں گالہذا میں اسپنے وعدہ کے مطابق حمہیں بدیادام بخوش 63 دینار میں فروخت

تأريخية بالرائب أنبسناك بالمخطفة ١٣٠١/١٣

ر تاہوں ، اگر جاہو تو خریدلو ، بیل اس ہے زیادہ رقم ہر گزنہیں لوں گا۔وہ تاجر بھی الله عَزْدَ مَلْ كَانِيك بنده تعااورات مسلمان بعالى كى مجدائى كاخوابال تعدد وحوك سے ان كامال لين والا يابدويانت تاجرند تفارجب اس في آب رَحدُ الله تعلامينه كى بد بات سی تو کہنے لگا: ش نے بھی اپنے دب عزد مَال سے بدعبد کرد کھاہے کہ مجھی بھی اہے مسلمان بھائی کے ساتھ بد دیا نتی نہیں کروں گا اور نہ ہی مجھی کسی مسلمان کا نقصان پیند کرول گا۔ اگر تم بادام 90 دینار میں سے تو تو میں خریدلوں گا،اس سے کم تیمت میں مجھی میں ہے بادام نہیں خریدول گا۔ آپ دختهٔ سند تعلامانید مجی لیک بات پر قائم رہے اور فرمایا: میں 63 دینار سے زیادہ میں فروخت نہیں کروں گا۔ چنانجہ نہ تواس امانت دار تاجرنے میہ بات گوارا کی کہ میں کم قیمت میں خریدوں اور نہ ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ نَعْالُ مَنْيَه من ويثار سے زيادہ تفع لينے يرواضي جوئے بالآخر ان كاسوداندين سکااور تاجر وہاں سے چلا کیا۔ <sup>(1)</sup>

عيون الحكايات، الحكاية الحامسة والابيعون بعد الماثة، ص١٦٣ عملاصا

میں جتن زیادہ مال ہو گا آخرت میں اسے اتنائی زیادہ حساب بھی دیناہو گا۔

#### ورے درے کا حماب

حضور پاک، صاحب اولاک منظانهٔ تُعلاماتیهٔ والهوسلّم کا فرمان عالیثان ہے کہ قیامت کے دن مال حلال جمع کرنے والے اور اسے حلال جگہ خرج کرنے والے ایک مختص کولا یاجائے گا کہ حساب کے لئے کھڑے رہو۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ حساب کے لئے کھڑے رہو۔ پھر اس نے ہر دانے ، ذرے اور ہر ہر دانق (در ہم کے چھے جھے )کا حساب لیاجائے گا کہ اس نے اس کے بات کہ اس نے اس کے ماصل کیا اور کہاں خرج کیا۔ پھر فرمایا: اس این آدم ! تو اسک و نیاکا کے کہ سے کہ سے حاصل کیا اور کہاں خرج کیا۔ پھر فرمایا: اس این آدم ! تو اسک و نیاکا کے کہ سے کہ سے حاصل کیا در کہاں خرج کیا۔ پھر فرمایا: اس این آدم ! تو اسک و نیاکا کے کہاں کرج کیا۔ پھر فرمایا: اس کی مز انجمات پڑے گا۔ (۱)

#### سب سے مالدار محالی کے صابِ قیامت کا احوال کھ

كلا العمال: كتأب الإخلاق: قسير الإقوال، ٣/ ٩٤، حديث. ١٣٢٥

سراياعبرت ٢، الاحظه فرمايئ چُنانچه

ایک بار سرکار عالی و قارصانی الله تقل علیته والموسلم في صحابة كرام علیه الرضوان ك یاس تشریف لا کر فرمایا: اے اصحاب محمد! آن رات الله تعالی نے جنّت میں تمہارے مكان اور منزليس نيزميرے مكان ہے كس كاكتناؤور مكان ہے سب مجھے د كھائے۔ مچر آب صَلَى اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ وَهِ وِسلَّمِ فِي جَلِّيلَ القدر اصحاب كرام كي منزليس قردًا قردًا بیان کرنے کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عُوف دین الله تعلامته سے فرمایا: اے عبدالر حمٰن (مں نے دیکھا) کہ تم مجھ ہے بَہْت ڈور جو گئے یہاں تک کہ مجھے تمہاری ہد کت کا خَدشہ ہونے نگا پھر پچھ دیر بعد تم نیسنے میں شر ابور مجھ تک پہنچے تومیرے پوچنے پر تم نے بتایا: مجمع صاب کے لیے روک لینے کے بعد مجھ سے بوچھ کچھ شروع ہو گئی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟راوی کہتے ہیں، حضرتِ عبد الرحمٰن رَبِينَ اللَّهُ تَعَالَ عَلْه مِهِ مَن كررو يرث اور عرض كى: مه سوأونث جو أنْ بى رات مِصرے مال تجارت سميت آئے بين، آپ مل اللهُ تَعَالَ عَلَيْهِ والم وسلم كو كواہ بنا كرانبيس مدید یم یاک کے غریوں اور بیموں پر مند قد کر تاہوں۔(۱)

حضرتِ سِيِّدُنَا عَبِد الرحمٰن بن عَوف دَفِق اللهُ تَعَلَّمَنَه فَ أَمُّ الْمُومِنِين حضرتِ سِيِّدُنَا أُمِّ سِيِّدُنَا عَبِد الرحمٰن بن عَوف دَفِق اللهُ تَعَلَّمَ اللهُ مِن اللهُ تَعَلَّم اللهُ مُن اللهُ مُن اللهُ مُن اللهُ مُن اللهُ مَن اللهُ مُن اللهُ مَن اللهُ مُن اللهُ مَن اللهُ مُن اللهُ مَن اللهُ مَن اللهُ مَن اللهُ مُن اللهُم

1... تأريخ بمشق، ۲۹۲/۳۵

راو خداش خرج كرتي رباكرو.. (1)

## مالدارول كيك لوير فكربي

میٹے میٹے میٹے اسلامی مجسائیو ایقین قطعی طال ال رکھنے والے ایتامالِ طلال دونوں ہاتھوں سے راہِ خدا مَلاَء مَن میں لٹانے والے کے حسابِ آیا مت کی اس لرزہ خیز دکایت پر نظر رکھتے ہوئے مال داروں کو غور کرنااور قیامت کے ہوشر ُبااَھوال (یعنی دہشتوں اور تھیر ایٹوں) سے ڈرٹا چاہئے اور جو لوگ محض ڈنیوی جرص کے سبب مال اکشفاکئے جاتے ،اس کیلئے در بدر بھنگتے گھرتے اور مال بڑھانے کے نظام کو بہتر سے بہترین بناتے چلے جاتے ہیں اُنہیں لیک اس دَوش پر نظرِ ٹائی کر لیکی چاہئے اور جو مصورت دنیاو آ فرت دونوں کیلئے بہتر ہووہ اختیار کرئی چاہئے۔

## مال و دولت کے متعلق اچھی اچھی نیتیں 😭

طال مال جمع کرنافی نفسہ مُباح ہے (یعنی نداس بھی تواب ہے ندگناہ)۔ اگر کوئی علم نتیت رکھنے والداس کی الجھی الجھی نیسی کرلے تو خواہ مال حلال کے ذریعے آر بول پی بن بن جائے اُس کا مال اُس کی آ فیرت کیلئے نقصان وہ نہیں۔ گریاد رہے ارسی طور پر صرف زَبان سے نتیت کے الفاظ اوا کر لینے کو نتیت نہیں کہتے ، نتیت دل کے اُبھار اور کے اراد سے کا نام ہے بیش جو نتیت کر رہاہے وہ اُس کے ول بی اِس طرح موجود ہو کہ بیل نے اراد سے کا نام ہے بیش جو نتیت کر رہاہے وہ اُس کے ول بیل اِس طرح موجود ہو کہ بیل نے 100 فیصدی ایساکر نامی کرنا ہے۔ الل ودولت کے بارے میں نتیت کی

استيعاب في معردة الإصحاب، ٢٨٩/٢

رغبت ولات محربن محمة اللسلام حطرت سيّدُنا فام ابوحامه محمد بن محمه بن محمد غز الى عَنَيْهِ ہوئی چاہئے۔مال اِس کئے حاصل کرے کہ عمادت پر مدوحاصل ہو اورمال مچھوڑ ناہو توزُید (اینی دنیاے بے رغبتی) کی نیت سے اور أے حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑے جب مد طریقتہ اختبار کرے گاتومال کا موجو د ہونا أے نقصان نہیں پہنچائے گام اس لئے اميرُ الْيُؤمنين حضرت مولائ كائتات، على المُرتَّفني شير خدا كَاهَ اللهُ تَعَالَ وَجْهَهُ الكِّيهُ نے فرمایا: اگر کوئی مخص تمام رُوئے زمین کامال حاصل کرے اور اس کاارادہ رہنائے اللي كالخصول ہو تو وہ زاہد (بینی د نیاہے ہے رغبت) ہے اور اگر تمام مال چھوڑ دے لیکن رضائے خداوندی مقصورت جو تو وہ زاہد نہیں ہے۔ یس آپ کی تمام حرکات و سَکنات الله تعالى كے ليے ہوں اور عبادت سے باہر شہول يا عبادت ير عدد گار مول جو چزیں عبادت سے زیاد ڈور ہیں وہ کھانا کھانا اور قضائے حاجت (یعنی اعتبا) ہے لیکن یہ دونوں مجی عیادت پر مدر گار ہیں جب ان سے آپ کا مقصود یہ ہو گا یعنی عمادت پر توت اور دل جمعی حاصل کرنے کی نشیت ہو گی تو ہے کام بھی آپ کے حق میں عبادت ہوں گے۔ای طرح جو چزیں آپ کی حفاظت کرتی ہیں مکتلا قیص، إزار (یعن یا جا مہ) بچھو تا اور برتن و غیرہ توان سب میں بھی اچھی نتیت ہوئی جائے کیوں کہ دین کے سلسلے میں ان تمام چیزوں کی صرورت ہوتی ہے اور جو پچھے ضرورت سے زائد ہو اُس ہے بند گانِ خدا کو نفع بہنچانے کی نیت ہوئی جائے اور جب کسی چھن کو اس کی ضرورت

ہو تو انکار نہ کرے جو مخض اس طرح کا عمل کرے گا اُس نے ال کے سانپ(سال مال کو" سانب" ہے تشبیہ دی گئی ہے) ہے اُس کا (مقید حصنہ یعنی) جو ہر اور تریاق (زہر مُہرہ یعن زہر کی دواجوزہر کا اُتار کرتی ہے) بھی لے لیا اور (خودسائے ک) زَہر سے محفوظ ( بھی) رہاء ایسے آدمی کومال کی کثرت تفصان نہیں پہنچاتی لیکن بیرکام ؤبی فخص کر سکتاہے جس کے قدم دین میں مضبوط ہوں اور اُس کے پاس کثیر علم دین ہو۔امام غزالی عَنیْهِ تحدة الله الول آ م جل كرمال ودولت سے في كررينے كى تلفين كرتے ہوئے فرماتے ایں: جس طرح نامینا کا بینا (یعنی آنکه والے) کی طرح یہاڑوں کی جو ٹیوں اور دریاؤں کے كنارون تك يبنجنا اور كاشنے وار راستوں ہے كزرنا ممكن نبيس إى طرح عام آدى كامال و دولت کی آفتوں سے بچتا بھی ناممکن ہے۔(۱) مال د دولت پر ہیز گار اور بکٹرت علم دین رکھنے والای جاہے تولے سکتاہے کہ شریعت کے مطابق اے حاصل اور شریعت ہی کے مطابق اِسے استعمال کر سکتا ہے اور مال کی آفتوں سے خود کو بچا سکتا ہے۔

# كسبِ حلال كيليّ علم دين منروري ہے

میٹھے میٹھے میٹھے اسسانی مجسائے اِمعلوم ہوا کہ مال ودولت کی آفتوں ہے بچنے
کسپ طلال حاصل کرنے کے لئے علم دین کا ہوتانہایت ضروری ہے کیونکہ مال ک
آفتوں اور حرام روزی سے وہی مختص نے سکے گا جے حلال وحرام کا علم ہوگا شاید اسی
لئے اِمّامُ الْعَادِلِیْن ، سَیّدُ اللّهُ تَدَیْن حضرت ِ سَیْدُنا فاروقِ اعظم وَفِنَ اللّهُ تَعَالْ عَلْه نے

إحياء العدوم ٢٥/٣

عَلَم فرماد یا تھا کہ جہارے بازار بیس وہی خرید و فروخت کریں جودین بیس فقید ہوں۔ (۱)
یاد رکھئے! وہ معاملات جن سے بندے کا واسطہ پڑتا ہے ان کے بارے بیس
شر کی احکام سیکھن فرض ہے۔ گر افسوس! آ جکل اکثر تاجروں اور ملاز موں کی اس
کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ آ ہے اس علمن بیس شیخ طریقت امیر اہلسنت واحت ہوگاتھ نہ

## مكتوب امير السنت منت وكثه الماليد

میشے میشے میشے اسلامی جب ایو اافسوس! آن کل جرف و جرف و بیاوی علوم

ای کی طرف ہماری اکثریت کار تحان ہے۔ علم وین کی طرف بہت ہی کم میلان ہے۔
صدیت پاک میں ہے خطاب العلمو قویقت تعلی کل فیشلو یعنی علم کا ظلب کرتا ہر
مسلمان مر و (وحورت) پر فرض ہے (<sup>(2)</sup> اس صدیث پاک کے تحت میرے آقا اعلی
مسلمان مر و (وحورت) پر فرض ہے (<sup>(2)</sup> اس صدیث پاک کے تحت میرے آقا اعلی
حضرت، امام آہلسنت، مولینا شہو امام آئھ رَضا خان مَنفِه وَمنة الرَّفُلُون نے جو پکھ فرمایا،
اس کا آسان لفظوں میں مختصر آفلاصہ عرض کرنے کی کومیشش کر تاہوں۔ سب
میں اولین و اہم تزین فرض ہو ہے کہ بُنیاوی عقائد کا علم حاصل کرے۔ جس سے
اس کا آسان لفظوں میں غرض ہو جن کے انکار و مخالفت سے کافریا محر جاتا ہے۔
اس کے بعد مس کی تماز یعنی اس کے فرائض و شر الکا و مخلیدات ( یعنی نماز توڑنے والی

<sup>1</sup> درمازی، ابراب الودر، بابساجاء فی فضل الصلاة علی النبی، ۱۳۹/۳ حدیث ۸۳۳ میلید و ۲۲۳ میلید که ۳۸۲ میلید و ۲۲۳ میلید و ۲۲ میلید و ۲۲۳ میلید و ۲۲۳ میلید و ۲۲۳ میلید و ۲۲ میلید و ۲۲

#### اجارہ کے مسائل سیمنافرض ہے

دورِ حاضر بیل بہت سے افراد تجارت کے بجائے ماز مت کے ذریعے اپنی موشی ضرور یات کو ہورا کرتے ہیں البقد النہیں چاہئے کہ اجارے کے مسائل سیکھیں اور اپنی روزی کو حرام کی آمیزش (طاوٹ) سے بچائیں۔ شیخ طریقت، امیر ایسنت ماشخہ بڑکا تُناف الفائیة اینے رسالے "حلال طریقے ہے کمانے کے 50 مدثی پھول" صفحہ اپر فرہ تے ہیں: جس کو ملازم رکھنا ہے اُسے ملازم رکھنے کے اور جس کو ملازم مت کرنی ہے اُسے ملازم مت کرفی ہے اُسے ملازم میں بیان کئے گئے جند مدنی پھول ملاحظہ سیجی۔

1 سیٹھ اور نو کر دونول کے لئے حسب ضرورت اِجادے کے شرعی احکام سیکھنا

ماخوذاز فبأوى رضوبيره ۱۲۴۰/۱۲۴۰ ۲۳۳

- فرض ہے، نہیں سیمیں سے تو گنبگار ہوں ہے۔ (1)
- 2. نوکرر کھتے وقت ، ملاز مت کی قدت ، ڈیوٹی کے او قات اور تخواہ وغیرہ کا پہنے سے تعکیش ہونا ضرور کی ہے۔
- 4. گور نمنٹ کے إدارے کا افسر دیرے آتا ہواور اس کی کو تاہی کے سیب دفتر دیرے کھیا ہوت ہے گئے جستے دیرے کھیا ہوت ہے ہی ہر ملازم پر لازم ہے کہ طے شدہ دفت پر پہنے جستے اگرچہ بہر بیٹھ کر انتظار کرنا پڑے نائو فیر مخار افسر کا طازم کو دیرے آنے یا جد کی چلے جانے کا کہنا یا اجازت دے دیتا ہی تاجاز کوجائز نہیں کر سکتا۔ وقت کی یابندی سمی پر ضروری عی دے گی۔

... وعوت اسماری کے بشاعتی ادارے مکتبہ المدے کے مطبوعہ بہارشر بعث جدد 3 معتد 14 منتجہ 104 تا 184 میں اور اس کے تعقیل احکام درج قیل منتجہ 184 تا 184 میں اجارے کے تعقیل احکام درج قیل مناوی رضوبہ ۱۹ / ۵۳۱

- ملازم دفتر یادکان پر آنے جانے کا وقت رجسٹر وغیرہ میں درست لکھے،اگر غدط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تخواہ لی تو گنبگار وعذاب نار کا حقد ارہے۔
- 6. جن اداروں میں ملازین کوعلاج کی مغت سے ولتیں فراہم کی جاتی ہیں، إن میں جو سے اللہ ہیں دوا ماصل کرنا، اپنانام لکھوایا بتاکر کسی دو سرے کیلئے دوا فکوالیہا وغیرہ حرام اور جبٹم میں لے جانے والا کام ہے۔ ایسوں کے ساتھ جان ہو جھ کر تعادُن کرنے والا مجمی گئے گارہ۔
- 7. تنخواہ زیادہ کرانے اور عہدے وغیرہ میں ترقی کروانے کے لیے جعلی (نقلی) سند میں نا جائز و گناہ ہے ، کیونکہ رہے جموٹ اور دھوکے پر بنی ہے۔
- 8. اگر کسی عذر کی وجہ ہے اُجے خاص کام نہ کر سکا تو اُجرت کا مستحق نہیں ہے منظلا بارش ہور بی تھی جس کی وجہ ہے کام نہیں کیا اگرچہ حاضر ہوا اُجرت نہیں پائے گا(یعنی اُس دن کی شخواہ نہیں طے گی)۔ (۱) البتہ اگر اِس کی شخواہ کا بھی پائے گا(یعنی اُس دن کی شخواہ نہیں طے گی)۔ (۱) البتہ اگر اِس کی شخواہ کا بھی خُرن ہے تو ملے گی کہ تعطیلات معبودہ (یعنی جن چینیوں) معمول ہو تاہے اُن کی گرف ہے تو ملے گی کہ تعطیلات معبودہ (یعنی جن چینیوں) معمول ہو تاہے اُن کی ۔ شخواہ ملتی ہے۔
- 9. مرا قب (بینی میروائزر) یامقرره فیصے دارتمام مز دورول کی حسب استطاعت اور کام میں کو تابی اور سستیال کرنے والول کی کھٹل

س والمحاسمة 4/201

کار کرؤگ ( زبورٹ) کمپنی یا ادارے کے مشقلتہ افسر تک پہنچائے۔ مراقب (سپر دائزر) اگر جدر دی یائر قات یا کسی بھی سبب سے جان بوجھ کر پر دوڈالے گا توخائن د گنہگار ادر عذاب نار کا حقد ار ہو گا۔

- 10. کسی قد ہیں اوارے میں اِجارے کے شرعی مسائل پر سخی سے عمل و کھے کر اُوکری سے کتر انایا صرف اِس وجہ سے منتقعی ہو کر ایک جگہ ملاز مت اختیار کرلینا جہاں کوئی ہو جھنے والاند ہو انتہائی نامناسب ہے۔ قِبُن یہ بتانا چاہئے کہ جہاں اِجارے کے شرعی اُدکام پر سخی سے عمل ہوؤیں کام کروں تا کہ اِس کی جہاں اِجارے کے شرعی اُدکام پر سخی سے عمل ہوؤیں کام کروں تا کہ اِس کی بڑکت سے معصیت کی محوست سے بچوں اور حلال اور ستمری روزی مجی کماسکوں۔
- 11. ملازم اہنے دفتر وغیرہ کا قلم ، کاغذ اور دیگر اشیاء اسپے ذاتی کاموں میں مَزف کرنے سے اجتناب(بین پرہیز) کرے۔
- 12 اگر إدارے كى طرف سے ذاتى كام ميں ٹيليفون استعال كرنے كى اجازت ہو تواجازت كى حد تك استعال كرسكتے ہيں اگر اجازت نہيں توذاتى كام كے ليے استعال كرناناجائزوگناہے۔
- 13. اجارے کے وقت میں مجھی مجھار بہنت قلیل (یعنی تھوڑے ہے)وقت کیلئے ذاتی فون سننے کی غرفا اجازت ہوتی ہے۔ البتہ اگر کوئی اِجارے کے اُو قات میں باربار فون سننے کی غرفا اجازت چیت بھی دس پندر منٹ ہے کم نہیں ہوتی اس طرح کے ذاتی فون سننا جائز نہیں کہ اس طرح کے ذاتی فون سننا جائز نہیں کہ اس طرح کام اور مُنتاجر (یعنی اجارے پر

لينے والے ) كانجى تقصان ہو گا۔

14. طازم نے اگر مَرَ مَن کی وجہ سے چھٹی کرلی یا کام کم کیا تو مُسُتاجر (یعنی جس سے اِعدہ کیا ہے اُس) کو شخواہ میں سے کٹوتی کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر اِس کی صورت یہ ہے کہ جھٹا گام کم کیا صرف اُتی بی کٹوتی کی جائے مُشَلّاً 8 گھٹے کی ویوٹی تھی اور تین گھٹے کام نہ کیا تو صرف تین گھٹے کی اُجرت کا ٹی جائے مولی جائے مولی جائے و صرف تین گھٹے کی اُجرت کا ٹی جائے و صرف تین گھٹے کی اُجرت کا ٹی جائے و صرف تین گھٹے کی اُجرت کا ٹی جے بہ اور تین گھٹے کی اُجرت کا ٹی جائے مولی کا ٹی جائے مولی کی اُجرت کا ٹی جائے کا ٹی جائے کی اُجرت کا ٹی جائے کی اُجرت کا ٹی جائے گھٹے گا میں میں جائے کا ٹی جائے کا ٹی جائے کا ٹی جائے کی اُجرت کا ٹی جائے گا ہے۔ اُس کی گھٹے کی اُجرت کا ٹی جائے کا ٹی جائے کا ٹی جائے کا ٹی جائے کی گھٹے گا ہے۔ اُس کی اُجرت کا ٹی کی تھے گا ہے۔ (۱)

15. متولیان میچد کی رضامندی کی صورت میں امام و مُوَّذِن عُرف سے زاکد چُھٹیوں میں اپنانائب دیدیا کریں تو شخواہ نہیں کاٹی جائے گی۔

16. امام، مُؤذِن باکسی مجی دکان وغیره کا ملازم سخت بیار ہو جائے بااس کے بہاں
کوئی انتقال کر جائے تو اِن صور توں میں ہونے والی جُھٹیوں میں وہاں کا عُرف
دیکھا جائے گا اگر شخواہ کا شخے کا عُرف (یعنی معمول) ہے تو کاٹ ل جائے ورندند
کائی جائے۔

17. امام یا مُوَّقِن یا مرتبر سیاسی ملازم کا گھر وُور ہے ،" پیاجام ہڑ تال "کی وجہ سے مواری شد فی یا ہٹاموں کے میجے خوف کے سبب چھٹی ہو گئی تو اگر پہلے سے طے مواقع پر شخواہ نہیں کاٹی جائے گی یا وہاں کا عُرف (یعنی معول) بی ایسا ہو کہ ایسے مواقع پر کٹوتی نہیں ہوتی تو اس طرح کی چھٹی کی معمول) بی ایسا ہو کہ ایسے مواقع پر کٹوتی نہیں ہوتی تو اس طرح کی چھٹی کی

لنصيل كيئة فأوى رضويه جلد 19 منعه 15 16 15 و كمه ليخة

تخواه یائے گا۔ یاورہے!معمولی ہڑتال چیمٹی کیلئے عذر نہیں۔

18 چوکیدار، گارڈیا ہولیس وغیرہ جن کاکام جاگ کریبراوینا ہوتا ہے اگر ڈیو ٹی کے اوقات میں إرارة سو گئے تو گنبگار ہول کے اور (قصداً پار تھند) جننی دیر سوئے یاغا قبل ہوئے اُتی دیر کی اُجرت کٹوانی ہوگی۔

19. ایک ہی وقت کے اندر دو جگہ او کری کرنا یعنی اجارے پر اجارہ کرنانا جائزے۔
البتہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں او کری پر نگا ہوا ہے تواب اپنے سیٹھ کی اجازت
سے دوسری جگہ کام کر سکتا ہے، جب کہ پہلی جگہ کے سبب دوسری جگہ کے
کام میں کی طرح کی کو تابی نہ ہوتی ہو۔

مَلُواعَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَ عَلَى مُحَدَّد

#### جارى بداعماليان اورمعاشى بحران

مینے میٹے میٹے اسسال می جسائیو! سپائی اور ویائنداری کے ساتھ رزقِ طال
کے خصول کے لئے بیان کر دہ مدنی پھولوں پر عمل کرتا نہایت ضروری ہے گر
افسوس! آجکل اس کی طرف سے توجہ جُتی جاری ہے۔ ایک طرف ہمارے اسلاف
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تُعَالَٰ عَنَيْهِ اَلٰهَ بَعْدُن کا مبارک دور تھ جب ہر طرف سپائی ، دیائت داری اور
ادکاماتِ البیہ کی بجا آوری کا لحاظ کیا جاتا تھ جبکہ دومری طرف ہماراہ ل ہے کہ
حرمی مال اور مانے کی بٹی ہماری آ تھموں پر بندھی ہے۔ اذان کی صد البند ہوتی ہے
گر ہماری حرص جمیں کاروبار چھوڑ کردتِ مُؤدَّ ہُن کی بارگاہ میں نہیں جھنے دیائی۔

بددیانتی، جبوث، دهوکے بازی اور بالخصوص شود کی برائی ہمارے کاروبار کا حصہ بن چکی ہے۔ آج ہماری اکٹریت کاروبار اور تجارت میں خدا کی بادے غافل رہتی ہے، اگر اس ووران جاری زبان ير الله عرف مانام آتا مجى بي تو جموني قتم كان اور خود کو ایک مہذب و خوش اخلاق شخصیت کے طور پر متعارف کروانے کیلئے تاکہ سامنے والا بھاری دیند اری اور خوش اخل تی ہے متاثر ہو کر ہم پر اند سااعماد کرنے اور ہم اس کو لوٹے میں کامیاب ہو جائیں۔انجام آخرت سے بے حوف نہ جانے کتنے ی تاجر(Business men) دنیا کے عارضی تفع کے بدلے اپنی آخرت ای ڈالتے ہیں۔شاید میں وجہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مال کوٹے کے باوجود آج ہماری معاشی صورت حال انتہا کی آبتر ہے اور بورامعاشرہ ایک بدترین معاشی بحران کا شکار ہوجکا ہے قاہر ہے ہمارے کاروبار اور بازار میں جب اس تدر کثرت سے بر ائیال یائی جائیں کی تومعیشت تباه نه ہو کی تو اور کیا ہو گا۔ آج جے دیکھو دیں معاشی ناہمواری اور فقر و نظف وستی کے سبب پریشان ہے۔اس معاشی بحران کی زویس آ کر کسی کی زمین گئی تو سس كا كمر بك سياء كوئى التى كارى الجرباب توكوئى كمروالون ك زيور يورها باب بستر عالت پر لیٹازندگی اور موت کی تھکش میں مبتلاہے لیکن بے روز گار بیٹے کے یا س استے بیے نہیں کہ باب کے علاج کیلئے دواؤں کا انتظام کرسکے، غریب باب جب شام کو خالی ہاتھ کھر پہنچتاہے تو بچوں کا حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنالسے غمز دہ اور افئر دہ کر دیتاہے۔غربت، بے روز گاری اور معاشی تاہمواری کے عفریت (بُموت)

نسلِ انسانی کو اینے آئی پنجوں میں دبوج کر اسکاخون نچوڑرہے ہیں جس کے نتیجے میں بھتہ خوری، لُوٹ ماری، قبل وغارت گری اور اس طرح کے دیگر جرائم اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ زند گانی نگ ہو کررہ گئی ہے۔

#### تك زئد كانى كادجه

میشے میشے میشے اسلائی بجب ایو اکیا ہم بیں ہے کی نے سنجیدگ کے ساتھ بہمی اس بات پر فور کیا کہ آخر ہماری زغر گائی اس قدر تنگ کیوں ہوگئی ؟ہم بلند ہوں ہے پہتیوں کی طرف کیوں ہوگئے؟ کار وبار پہتیوں کی طرف کیوں ہوگئے؟ کار وبار کے را تعداد وسائل ،روز گار کے اُن گنت مواقع اور ترقی کے ہمال ذرائع کے باقعداد وسائل ،روز گار کے اُن گنت مواقع اور ترقی کے ہمال ذرائع کے باوجو د آخر کار ہم روز افزوں معاشی تنزل کا شکار کیوں ہوتے جارہے ہیں ؟ ذرا خور بیجئے! کہیں ان ساری پریشانیوں کی وجہ الله عزد منزکی یادے غفلت تو نہیں . . . ؟ الله عزد منز قر آن یاک شرا ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ أَعُرَضَ عَنْ ذِكْمِي فَإِنَّ لَهُ تَرجَه كنزالايان اور جس في مرى يادے مَعِيْسَةُ فَمَنْ كُل بِ١١، ظه ١٢٣) من يجيرا توبيك الركيلي تف زند كانى بــ

صَدْرُ الْاَ قَامِمُ مَعْرِتِ عَلَامه مولاتا سَيِّدِ مَحَد نَعِيمُ الدِّينَ مُر او آبادی عَنَهُ رَحَةُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ وَ اللهِ ا

اس کو فراخ خاطر (انشاده دلی) اور شکون قلب میشرند ہو ، ول ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ " یہ جیس وہ خیس" حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن مُتو کِل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی ند ہو جس کو "حیات طیب" اور مومن مُتو کِل کی طرح اس کو سکون و فراغ حاصل ہی ند ہو جس کو "حیات طیب" کہتے ہیں۔ حضرت این عہاس زین الله تفال عنف نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں آواس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ نگ زندگائی ہے۔

میٹھے میٹھے اسے ای بیب ئیو!انلہ مؤد بال یا دے منہ پھیرنے کی آفتیں کس قدر شدید بین که انسان کی معیشت تنگ ہو جائے گی، وہ تا جائز و حرام کاموں بیس مبتلا ہو جائے گا، تناعت کی دولت جیمن جائے گی اور حرص کی بھی تک آگ ہر طرف ہے اسے این لیٹ میں لئے لیے گی، جتنا بھی کمالے گااس کی حرص کی آگ نہیں بجھے گی۔ وہ مال کو ٹر سکون زندگی کا ذریعہ سمجھے گا تگر دولت وشہر ت حاصل ہونے کے باوجو وأسے قلبی سکون حاصل نہ ہوگا۔ آرام دہ بستر تو ہو گالیکن چین کی نیند میسرند ہوگی۔خواہشات کاسیلاب اسکے مبر دشکر اور خوشیوں کی عمارت کو بہالے جائے گا اور طرح طرح کے غم اسکی زندگی کو تاریک کر دیں گے ، غرض وہ سکون کی آس دولت سے محروم رہے گاجو حیات طینبہ (اچھی زندگی) کی صورت ہیں ایک مومن مُتَوْقِل كو حاصل ہوتی ہے۔اللہ مَؤنہ فالسينے ياك كلام ش اُس "حياتِ طينيه "كى بشارت ديني ہوئے ارشاد فرما تاہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكُو أَوْ ترجَه فاكنزالايان جواجِهاكام كرعم

اُ نُنْ فَى وَهُوَ مُوْ مِنْ فَلَنْجِيبَةَ بوياعورت اور موسلمان، توضرور بم ال

صدر الافاصل حضرت علّامه مولاناسيّد محد نعيمُ الدّين مُراد آبادي عَنيَهِ رَحتهُ اللَّهِ لَهَا دِي اس آیت مبار کہ کے تحت فرماتے ہیں: لیعنی دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطافرہ کر اور آخرت میں جنت کی تعتیں وے کر (الله عرد من حیات طیب عطاقرات کا)۔ مومن اگرچہ نقیر بھی ہواس کی زندگانی دولت مند کافیرے عیش ہے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جاناہے کہ اس کی روزی الله (عَلَمَةَ مَالُ) کی طرف ہے ہواس نے مقدر کیااس پر راضی ہو تاہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتاہے اور کا فرجو الله عرف من الله مندس کمتاوہ حریص رہتاہے اور ہمیشدر عج وتعك (وكا اورتكيف) اور تحصيل مال (مال حاصل كرنے) كى قكر بيس يريشان رہتا ہے۔ یاد رہے! کہ الله علاء تلائے انسان کو دنیا میں محض بے بس اور مجبور بنا کر نہیں بھیج بلکہ اے اچھائی اور برائی کا شعور بھی عطا فرمایا ہے نیز قر آن یاک میں یہ مجھی واضح کر دیا کہ کِن خُوش بختوں کو اچھی زندگی ملے کی اور کون ہے بد بخت لوگ تُنگ زند گانی کا شکار ہوں گے۔اب ظاہر ہے جیسے ہم اعمال کریں گے ولیک ہی جزایا کیں کے۔ اگر ہم الله عَزَدَ مَن کی اطاعت و قرمانبر داری کے رائے پر چلیں سے تو وہ ہماری زندگی کو "حیوت طلیبه "میں تبدیل فرما دے گااوراگراس کی نافرمانیوں اور برائیوں كاراسته اختيار كيا، الله عَدْدَ جَلْ كى يادى روكردانى كى ، نماز كاونت بوجة كے باوجود سے دوپیے کی خاطر نماز کے لئے اپناکاروبار جیوڑنا گوارانہ کیا نیز خُنٹولِ مال میں حرام و حدل کا خیال نہ رکھ تو نگ زند گانی کے بھیانک شکنجوں میں پینسنا ہمارامقدر ہوگا۔ آلائمانُ دَالْحَقِینظ

# ایک وسوسے کاجواب

ہوسکتا ہے بعض لو گول کے ذہن میں شیطان میہ وسوسہ پیدا کر تاہو کہ اسلام نے تجارتی مُد ملات میں بہت زیادہ سختیاں اور پابندیاں عائد کرر کمی ہیں جس کی وجہ سے مُسلمان معاشی ترقی سے محروم ہیں اس کے بر عکس اسلامی فیخو دات سے آزاد غیرمُسلم قومیں دن بہ دن ترقی کرتی جاربی ہیں۔

اعلی حضرت، ایام المستنت، جهد و دین و طت، پرواند شمع رسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان خلیه دَستهٔ الوَخل فاوی رضوب جلد 17 صفحہ 360 میں اس شیطانی وسوے کی کاٹ کرتے ہوئ ارشاہ فرماتے ہیں: تجارب حرام کے دروازے (جو) آج کل بکثرت کطے ہیں ان کی بُندِش (ردک تھام) کو اگر شکی سمجھا جائے تو مجبوری ہو وہ تو بے وکل بکثرت کطے ہیں ان کی بُندِش (ردک تھام) کو اگر شکی سمجھا جائے تو مجبوری ہو وہ تو بے وکل نہایت سخت شدید قید ہیں گر فرار ہوگا اور جو آج احتام کا مُقینکر (پابند) دے کل نہایت سخت شدید قید ہیں گر فرار ہوگا اور جو آج احتام کا مُقینکر (پابند) دے کل برے جین کی آزادی پائے گا۔ دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ۔ مسلمانوں سے کس نے کہا کہ کافروں کی احوال کی وسعت اور طر پق جنت ۔ مسلمانوں سے کس نے کہا کہ کافروں کی احوال کی وسعت اور طر پق حصیلِ آزادی اور کثرت کی طرف نگاہ پھاڑ کر دیکھے ، اے مسکمین التھے تو کل کا دن سنوار ناہے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَاعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ فَى جَبِ وَنِ الله كَ جَبِ وَلَ الله كَ الله الله عَلَى ا

رئي41، الغمر ارز٨٨)

اے مسکین! تیرے دب نے پہلے بی محجے فرمادیا ہے:

وَلَا تَهُ لَنَ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَعَنَّا لِنَ آكَد الْمَاكِر ندوكِه الدائي كَالَاثُلُ كَالَاثُلُ كَالَّ عِهَ أَذْ وَاجًا مِنْهُ مُ ذَهُمَ قَالُحَيْهِ وَقَالِمُ عَيْنِهِ وَالْمَالِمُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمُ وَاللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ وَاللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَيْهِ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِي اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ وَاللَّهُ وَلَّا مُعْلَالِمُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ وَاللَّهُ وَلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ وَاللَّهُ وَاللّه

(ب١١٠ ظفة ١١٥) بمترب اصبالي سية والل

میٹھے میٹھے اسلام ہونے اس کا تھے۔ ایوا ہے فک جارے دہ قاد مان کے جا ہے اس نے جمیں جو تھم ویا اس کو مان لیما، اس پر راضی رہنا اور اس پر عمل کرلیما ہی ہماری بندگی کی معراج ہے۔ یاد رکھے اور گھر چیزوں کی طرح تنجارتی شعہ ملات ہیں تھی اسلام نے مسلمانوں کے نہ صرف آخروی بلکہ ڈنیوی مفادات اور ان کے تحفظ کا خیال رکھا ہے اور طاقت وا فقیارے بڑھ کر کوئی تھم ان پر مُسَلِّط نہیں کی البتہ اسمام تنجارتی اور فیر تنجارتی تمام مُعاملات ہیں مُود اور حرام کی راہیں تنگ ہی نہیں بلکہ انہیں بند بھی کر تا ہے۔ تاریخ کے مُطا لعے سے بتا چلا ہے کہ مُسلمانوں کی تجارت اور معیشت کا دائرہ نہایت و سیج تھا۔ سُودی نظام نہ ہونے کے بادجود مُسلمانوں کی جادت مان شرعی خوشی کی دائرہ نہایت و سیج تھا۔ سُودی نظام نہ ہونے کے بادجود مُسلمانوں کی تجارت معیشت کا دائرہ نہایت و سیج تھا۔ سُودی نظام نہ ہونے کے بادجود مُسلمانوں کی معاشی خوشی کی دائرہ نہایت و سیج تھا۔ سُودی نظام نہ ہونے کے بادجود مُسلمانوں کی معاشی خوشی کی دائرہ نہایت و سیج تھا۔ سُودی نظام نہ ہونے کے بادجود مُسلمانوں کی معاشی خوشی کی کے ایسے ایسے شاندار آدوار گزرے ہیں کہ ان کے بادے میں پڑھ کر

عقلس د تك روحاتي ميل

### معاشى خوشحالى كاحسين دور

حضرت سَيِّدْ نَا عُمْرِ بَانَ عَبِدِ العرَّرِ عَنَيْهِ وَحَدُ اللهِ الْعَبِيْ تَقْرِ بِياً ارْحَالُ سال لِينَى 30 وَ سَعِيم مَنْ اللهِ العربابِ اور مال كى ويا تقدارانه مبينے خليفه رہے مگر ناجائز آ مد نيوں كى روك تھام، ظُلَم كے سدياب اور مال كى ويا تقدارانه كفتيم كے نتیج بش ایک سال بش بنی لوگوں كے مالی حالات استے بہتر ہو گئے ہیں کے وَلَی فَضِ بِھَارِي زُ قُوم الا تا اور کسی اہم شخصیت سے کہتا کہ آپ كی انظر بش جو ضرورت مند ہوں ان كويہ بال دے و بيجے تو بڑى دوڑ د حوب اور بوچ ہو گھے كے بعد بحی کو لئى ایسا آدى نہ مالی جے بیا ان دے و بیات نے بالآخر اسے و حال والیس لے جانا پڑتا۔ (۱) کوئی ایسا آدى نہ مالی جے ہے حضرت سَیْدُ نَا عُمْرِ بَنِ عَبِدِ العربِر عَنْنِهِ رَحَتُهُ اللهِ الْعَرَادِ عَنْدِهِ رَحَتُهُ اللهِ الْعَرَادِ عَنْدِهِ رَحَتُهُ اللهِ الْعَرَادُ عَنْدِهِ مَنْدِهِ وَ مُول كر کے لئے بھیجا بش نے صدقہ و صول كر کے لئے بھیجا بش نے صدقہ و صول كر کے لئے بھیجا بش نے صدقہ و صول كر کے فقر الو تل مالی کہ نکہ حضرت سَیْدُ نَا عُمْر بَنِی طاکری نکہ حضرت سَیْدُ نَا عُمْر بَنِی طاکری نکہ حضرت سَیْدُ نَا عُمْر بَنِی طاکری کہ و کو کی فقیر نہیں طاكری نکہ حضرت سَیْدُ نَا عُمْر بَنِ عبد العربِر عَنْنِهِ وَحَدُ اللهِ الْعَرَادُ كر و بِیْنَ کُور و کہ والت مند بنادیا تھی، البندا بش نے صدقہ كی رقم سے غلام خرید كر آزاد كر د ہے ہے۔ (2)

# معاشى خوشحالى كى وجه

معلوم ہوا کہ حضرت سیّدُ نا عجر بن عبد العزیر زختهٔ اللهِ تَعَالْ عَلَيْه كَ مُبارك

ا حفرت سيد ناعمر بن عبد العزيز کي 425 دکايات ، ص ٣٥٩ عرت سيد ناعمر بن عبد العزيز کي 425 دکايات ، ص ٣٥٩ دور بیل قمام مسلمان غن ہو چکے تھے اور کوئی بھی زکوہ کا مستحق نہیں تھا۔ اس کی ایک دجہ تو آپ زخت الله تفاظ منز کا عدل وافعاف تھ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ اُس دور بیل مسلمانوں کی تمام ترکاروباری سرگر میاں شرکی فدود کے اندر رہ کر ہوتی تھیں کو یا کہ انہیں الله عزد بنز کی رضاحاصل تھی بی وجہ ہے کہ انہوں نے مع شی میدان بیل ہر طرف مال ودولت کی فراوانی ، میدان بیل ہر طرف مال ودولت کی فراوانی ، آسودگی اور نوشی کی اور یہ اس بات کا واضح ثیوت ہے کہ معاشی ترق کیلئے ہر طرح کی آزاوی کے بجائے الله شؤن بن کی دضامندی اور شریعت کی تعید کی بیائے ہر طرح کی آزاوی کے بجائے الله شؤن بن کی دضامندی اور شریعت کی تعید و یابندی ضروری ہے۔

## معاشى بحران كاسبب

اس بت بیل کوئی فلک جیس که اسلام کے معاشی اصول حقیقی ترقی اور خوشحالی
کے ضامن ہیں اور ان کی خلاف ورزی الی معاشی بر ائیاں پیدا کرتی ہے جو پورے
معاشرے کو اپنی لیپیٹ بیس لے لیتی ہیں۔ کسی بھی جگہ آنے والے معاشی بحر ان کی
وجوہات بیس سے ایک بڑی وجہ سرمائے اور دولت کا چند لوگوں اور چند اداروں کی
تجور بوں میں ڈک جانا بھی ہے کو فکہ سرمائے کا چند ہا تھوں بیس تظہر جانا اعتد ال اور
لواڈن کو ختم کر دیتا ہے اور در حقیقت بی عدم تواڈن معاشی بحر ان کا سبب بتا ہے۔
اس وقت پوری دنیا میں دو صم کے معاشی نظام رائے ہیں۔ گا ایک اشتر اکیت اور

نظام میں تمام لوگوں کی ذاتی ملکیتوں کو ان کی مرض کے خلاف جبر آ (زبردسی) چھین کرایک مخصوص جماعت کی ملکیت میں دے دیا جاتا ہے البتہ اس کے بدلے ایک حد تک ان کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے جبکہ سرمایہ دارانہ نظام میں مالداروں کو اتنی کھلی چھوٹ دے دی جاتی ہے کہ دو دولت سے لبٹی تجوریاں بھرتے رہتے ہیں جس کا بتیجہ یہ ہوتا ہے کہ امیر ، امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا جاتا ہے۔ اس کے بر عکس اسلام کے معاشی نظام میں نہ اشتر اکیت کی قید ہے نہ سرمایہ داریت کی کھلی بر عکس اسلام کے معاشی نظام میں نہ اشتر اکیت کی قید ہے نہ سرمایہ داریت کی کھلی آزادی، بلکہ یہ نظام تقویٰ، احسان، ایمار، عدل، اثوت، تعاون، تو گل اور قناعت جسی عظیم اخلاقی قدروں پر قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے معاشی نظام کو دیگر بھر عظاموں پر فوتیت حاصل ہے۔

#### معیشت کی تبانی میں عود کا کر دار

بد شمق سے اس وقت ہمارے ہاں جو معاشی نظام رائے ہے وہ سرمایہ داریت کا نظام ہے اور اس پورے نظام کی شارت معود کی بنیادوں پر کھٹری ہے۔ مثلاً: ایک شخص نے عودی ادارے میں دس فیصد عود پر دس لا کھ روپے جمع کروائے۔اس ادارے نے وی دس لا کھ روپے بہتررہ فیصد عود پر صنعت کار کو دیے ، جب مہینہ پورا ہوا تو اس صنعت کار نے بندرہ فیصد عود ادارے کو دیا، ادارے نے دس فیصد عود رکھ لیار رقم کے الک کو دیا، ادارے نے دس فیصد عود ادارے کو دیا، ادارے نے دس فیصد عود ادارے کو دیا، ادارے نے دس فیصد عود ادارے کو دیا، ادارے کے دیل کو جمع قائدہ ہوا اور عودی رقم کے الک کو بھی قائدہ ہوا اور عودی ادارے کو دیا، ادارے کو بھی قائدہ ہوا اور عودی رہم کے اللے کو بھی قائدہ ہوا اور عودی ادارے کو بھی گائدہ ہوا اور عودی کو دیا۔ ادارے کو بھی گر جس صنعت کارنے عود ادارا کیا اسے بھی کوئی نقصان نبیس ہوا کیونکیے

اس نے سُود پر لی گئی رقم ہے جومصنوعات ( Products) تیار کیس ان کی قیمت میں پندرہ فیصد اضافہ کر دیا۔ یوں اُس صنعت کارنے سُود کی رقم ابنی مصنوعات سے حاصل کر لی البندااُس کا بھی فائدہ ہو گیا۔ لیکن اس کا سارا ابو جو غریب عوام پر پڑا کہ جب اشیاء کی قیمتیں اسکی قویت خرید ہے بڑھ گئیں اور ضروریات زندگ کی چیزیں جب اشیاء کی قیمتیں اسکی قویت خرید ہے بڑھ گئیں اور ضروریات زندگ کی چیزیں خریدنا بھی ان کے لئے مشکل ہو گیا۔ اس طرح کچھ کمپنیاں لیٹی پر وڈ کشن بڑھانے اور مارکیٹ میں اپنانام بر قرار رکھنے کے لئے تشہیر (Advertisement) کا سہارالیتی اور مارکیٹ میں اضافہ کرے عوام کے پیپوں سے بی کی جاتی ہو گیا۔ اور اس شود کی اوا نیگی بھی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کرے عوام کے پیپوں سے بی کی جاتی ہے خرص اس تعلم وناانصافی اور معاشی تباہی کی ابتداء شود (Interes) ہے گی۔

# سُود كاأخروى نقصان

یقینا عُود ایک ایک برائی ہے جس نے بھیشہ مُعِیشت کو تہو کیا ہے، قرآن و
صدیث علی عُود کی نہایت تخت الفاظ علی فرمت بیان کی گئی ہے، حتی کہ عُود ہے باز
نہ آنے والوں کو اللہ حَرْدَ مَن اور اسکے رسول صَلَ اللهُ تَنْفِد بِهِ وسلم ہے لڑائی کرنے
والوں کے متر اوف قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
نیکا اُلّٰی یُن اُحَمُّوا اَثْقُو الماللة وَ ترجَمهٔ کنوالایسان اسے ایمان والواللہ ے
ذَرُو اَمَا اَبْقِی مِن اللّٰهِ بِنَوا إِنْ کُنْدُمُ وَرواد جِهورُ دوجو بِقَ رو کیے عود اگر مسمان
مُنْ وَمِن مِن اللّٰهِ بِنَوا اِنْ کُنْدُمُ وَرواد جِهورُ دوجو بِقَ رو کیے عود اگر مسمان
مُنْ وَمِن مِن اللّٰهِ بِنَوا اِنْ کُنْدُمُ وَرواد جِهورُ دوجو بِقَ رو کیے عود اگر مسمان
مُنْ وَمِن مِن اللّٰهِ اِنْ کُنْدُمُ وَرواد کِهورُ دوجو بِقَ رو کیے اور الله اور

بِحَرْبِ فِنَ اللّهِ وَسَ سُولِهِ فَو إِنَّ اللّه كرسول عالاً الْكَادِراكر تم أوبدكره تُبْتُمُ فَلَكُمْ سُءُ وَسُ اَ مُوالِكُمْ قَو الْكُمْ وَالْمَاسُ اللّه الله الدينة تم كى كونتسان بهناة لا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُونَ ﴿ مَن اللّهِ مَا مُوالِكُمْ اللّهِ مَا اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

(پس البقرة ٢٤٩)

ا يك اور مقام پر ارشاد فرمايا:

اَلَّنَ يُعَنَّ يَا كُلُونَ الرِّبُوالا يَقُوْمُونَ ترجَمه كنو الإيمان وه يو مود كمات بل إلا كما يَقُو مُر الَّنِ عُي يَتَحَيَّظُهُ قامت كه ون د كور بوس كه كر بيك الشَّيْظُنُ مِنَ الْمَتِي الْمَتْ فَيْهُمُ كرا اور تا به وه يح آسيب في جهو كر مخوط الشَّيْظُنُ مِنَ الْمَتِيعُ مِثْلُ الرِّبُوا مُ يَادِيا اور بياس لِح كرا نبوس في كها تَحْ بي قَالُو الرَّبُونَ فَي اللهِ اللهِ بُوا مُ يَادِيا اور بياس لِح كرا نبوس في كها تَحْ بي قَالُو الرَّبُونُ فَي اللهِ اللهِ بُوا مُن كان الله في عالى كا قالُ اللهُ الْمُتَا الْمُتَا الْمَتَا الْمَتَا عُونَ اللهِ بُوا اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ عَلَى اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ الله

صدرُ النافاضل حضرت علّامہ موان تا سَيّد محمد تعيمُ الدين عرراد آبادى عليّه رَحتُ اللهِ الله وى اس الله وى اس آيت كے تحت فرماتے ہيں: معنی بير ہيں كہ جس طرح آسيب زدوسيد حاكم الله نہيں ہو سكنا كر تا پر تا چان ہو ، قيامت كے روز شود خواركا ايسانى حال ہو گاكہ شود سے اس كا پيت ہمارى اور يو جمل ہو جائے گا اور وہ اس كے يو جھے ہے كر پڑے گا۔ مزيد فروت بين كہ اس آيت ميں شود كی حرمت اور شود خوارول كی شامت كا بيان سے شود كو حرام فرمانے ميں ہمن شود كی حرمت اور شود خوارول كی شامت كا بيان ہے شود كو حرام فرمانے ميں بہت حكمتيں ہيں بعض ان ميں سے بيد ہيں كہ جے شود

سی جو زیادتی فی جی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقد اربال کا بغیر بدل وعوض کے لیے ہے۔ جو راب کر تاہے کہ لینا ہے یہ صرح ناانصافی ہے۔ جو دوم شود کا روائ تنجار توں کو خراب کر تاہے کہ شود خوار کو ہے محنت مال کا حاصل ہونا تنجارت کی مشقتوں اور خطروں ہے کہیں زیادہ آسان معلوم ہو تاہے اور تنجار تول کی کی انسانی معاشر ہے کو ضرر (نقصان) پہنچاتی ہے۔ جب موم شود کے روائ ہے باہمی مؤڈٹ (عبت) کے شلوک کو فقصان پہنچاتی کہ جب آدمی شود کے روائ ہے باہمی مؤڈٹ (عبت) کے شلوک کو فقصان پہنچاہے کہ جب آدمی شود کا عادی ہو تو وہ کمی کو '' قرض حسن '' سے امداد پہنچاتا گو ادا نہیں کر تا۔ پہنچا اور شود کا عادی ہو تو وہ کمی کو '' قرض حسن '' سے امداد پہنچاتا گو ادا نہیں کر تا۔ پہنچا اور شود کا عادی شود سے انسان کی طبیعت میں در ندوں سے زیادہ ہو جمی پیدا ہوتی ہے اور شود خوار اسے نداوں مندر ہتا ہے اس کے علاوہ اور شود خوار اسے نداؤں (مقروض) کی تبائی و بربادی کا خوابش مندر ہتا ہے اس کے علاوہ بھی شود میں اور ہڑے بڑے نقصان بیں اور شریعت کی ٹمانغت عین حکمت ہے۔

## سُود کی غرمت بیس 4 احادیث مبارک

- حعرت سَيِّدُ نَاجابِر دَفِنَ اللهُ تَعَالَمَنه عنه حروى ب كه دَسُولُ الله مَسَّى اللهُ تَعَالَ عَنْدِهِ وَالْبِهِ وَالْبُهِ وَالْبُولِ إِلَا اللهِ وَلَا يَالِي اللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَلَا اللهِ اللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ وَلَيْبِ وَاللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَاللهِ وَلَا اللهُ وَلَا اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَا اللهِ وَلَيْنِ اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَاللهِ وَلَا اللهِ وَلِي اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهُ وَلَا اللهِ وَلَا اللهِ وَلَا اللهُ وَلَا اللهِ وَلَا اللهُهُ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهِ وَلَا اللّهِ وَلَاللّهُ وَلَا اللّهُ وَلِي اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا الللّهُ وَلَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

مسلم، كتأب الساقاة. الح، ياب أعن أكل الرياد مؤكله، ص١٩٢٢ ، حديث. ١٥٩٨

#### وہ چھتیں مر تبدزناہے مجی سخت ہے۔(1)

- 3. حضرت سَيِدُنَا ابُوہِريره رَفِق الله تَعَالَمَنه ب روايت ب كه سركار هدينه، قرارِ قلب و سينه سَلْ الله تَعَالَمَنه والبه وسلم نے قرابیا: شبِ معراج ميرا گزر ایک قوم پر ہوا جس كے پيك گھر كی طرح (بڑے بڑے) ہیں، ان ویوں ہیں سانپ ہیں جو باہرے و كھائی دیتے ہیں۔ ہیں نے ہو چھا: اے جر ائیل! یہ كون لوگ ہیں؟ کہ بند عود خور ہیں۔
- حضرت سيدنا عبد ألله بن مسعود زهن الله تفلاعته براويت ب كه محسن كائتات، فخر موجودات مند الله تفال عليه والم دسلم في قرمايا: شود ب (إفابر)
   اكرچه مال زياده بوء كر متيجه بيرب كه مال كم بوگار(د)

علامہ عبدُ الرؤف مناوی زختہ الله تعدائی صدیث پاک کے تحت فرماتے
این: سود کے ذریعے مال میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو تاہے گر سود لینے والے مخص
پر (مال کی) تیابی و بربادی کے جو دروازے کھلتے این ان کی وجہ سے وہ مال کم ہوتے
ہوتے بالآخر شتم ہوج تاہے۔ (۵) سودی مال کی ہلاکت و تیابی کے بارے میں ارشادِ خداوند کی مترق بارے میں ارشادِ

۱۱ مستد اماء احمد، مستد الإنسان، حديث عبد الله بن حيظته، ۲۲۳/۸ حديث. ۲۲۰۱۱

<sup>2</sup> ابن ماجه، كتاب التجاء ات، بأب التغليظ في الرياء ٢٢/٣ عديث. ٢٢٤٣

<sup>3</sup> مستدرامام احمد ومستدر عيد الله ين مسعور و ۲/ ۵۰ حزيث ۳۵۵۳

<sup>4</sup> فيض التريير ، ٣٤٠٣ ، تحت الحريث: ٥٥٠٥

يَهُ حَقَى اللَّهُ الرِّهُ والرَّفِي الصَّلَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ ال وي حالة رقاعه كواور الاها تائية التكور

اس (آیت) ہے دومسئے معلوم ہوئے ایک مید کہ مومن کے لئے سود میں برکت نہیں رہ کافر کی غذا ہوسکتی ہو من کی نہیں، گندگی کا گیز اگندگی کھا کر جیتا ہے بلبل پھول کو ۔ ہذا اپنے آپ کو کھار پر قیاس نہ کر دکا فرسود لے کر ترقی کرے گامومن ذکو قاد ہے کہ دوسرے مید کہ سود کے چیہ ہے ذکو قافیر است قبول نہیں ہوتے۔ (۱) میشے میشے اسلامی بجسائیو ایقیتا ایسا کوئی مسلمان نہیں ہوگا جو قر آن و حدیث کے ان واضح ارشادات کے باوجود بھی شود ہے بازند آئے اور اے لین معاشی ترقی کا ضامن سجھے۔ یقیتا سود اور اس کے عذاوہ دیگر تاجائز ذرائع ہے حاصل معاشی ترقی کا ضامن سمجھے۔ یقیتا سود اور اس کے عذاوہ دیگر تاجائز ذرائع ہے حاصل معاشی ترقی کا مال دنیاہ آخرے کی تباہی کا باعث ہے آپے ای معمن میں مال حرام کی تباہ کا رہاں کے عذاوہ دیگر تاجائز ذرائع ہے حاصل تباہ کاریاں بھی ملاحظہ سمجھے۔

# جیسی غذاویے کام

لور العروان، ب م البقرة الحت الآية. ٢٤١

( پینی اگر دو نقمہ حرام کا ہو گاتو حرام کا موں کا سبب ہے گا، مکر دو ہو گاتو مکر دو ادر اگر ) مہائے ہو گاتو مہائے کا موں کا سبب ہے گااور اس طرح اگر کھاتا ہابر کت ہو گاتو اجھے کا موں کا سبب ہے گااور بندے کے افعال میں برکت اور زیادتی کا ہاعث ہو گا۔ (۱)

### لقمة حرام قوليت دُعاش ركادت

لفری حرام کا ایک و بال بیر میمی ہے کہ بید دعاؤل کی تیولیت میں رکاوٹ کا سبب

بن جاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِدُنا ابوہر میرہ ذھِن اللهُ تَعَالَى عَنْه ہے مروی ہے کہ
شہنشاہ خوش خِصال، پیکر محسن وجمال مَدَّ اللهُ تَعَالَ مَدَّ البِهِ ملہ نے ایک فخص کا ذکر
کیا جو طویل سفر کرتا ہے ، جس کے بال پریشان اور بدن خبار آلوو ہے اور اپنے باتھ
آسان کی طرف الحق کریارت! یارت! کہتاہے حالا تکہ اس کا کھانا حرام ، پینا حرام ،

#### لقمة حرام قبوليت اعمال بس ركاوث

<sup>[ -</sup> تفسير ابن عربي، پ٦، البقرة، تحت الآبية ٢٧٦ ، ١٩٣/١.

مستداماً ماحال مستداي هويري ۴۰/ ۲۲۰ حزيث ۲۲۵۱

کے قبعتہ قدرت میں محمد (مَنْ مَهُ تُعَالَ عَنَيْهِ والبوسلم) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمه اسے پید میں ڈالا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت ترام ہے پلابڑھاہواس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔(۱) بین کرده روایات سے بیربات واضح ہو جاتی ہے کہ مال حرام ہلاکت بی ہداکت ہے البذاایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دنیاد آخرت کی بربادی سے بیچنے کے لئے سود اور مال حرام ہے کنارہ کشی اختیار کرلے خواہ اس کے بدلے اسے کتناہی بڑاد نیوی خسارہ کیوں نہ اُٹھانا پڑے۔ محر افسوس! فی زمانہ جبکہ معاشرے میں رشوت، شود، وصوكا اوربدديانتي وغيره عام مو يحكى ب اوير سے بنچے تك تقريباً سارانظام تبس سبس ہوچکاہے، اگر دین کا در در کھتے والا کوئی اسلامی ہمائی سمجمانے کی کوشش مجمی کرے تواس مشم کی با تمیں شننے کو ملتی ہیں: "جھٹی کیا کریں مجبوری ہے، ہم تو ہے بس ہیں،اس کے بغیر جارد ہی نہیں،سب چلتاہے،ہم اکینے کر بھی کیاسکتے ہیں وغیر وو غیر و" حالا نکہ یہ یا تیں درست تہیں، کیونکہ نہ تو ہم ہے بس و مجبور ہیں اور نہ ایساہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر جارہ نہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم اکیلے کیو کرسکتے الى توجناب كم ازكم اپنى عى اصلاح كى كوشش كر يجيئے إِنْ شَاءٌ الله عزدَ مَنْ يورا نظام خود بخود شمیک ہوجائے گا۔ دراصل ہم جاہتے ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے

شفا بھی مل جائے ، ماتا کہ معاشی خوشحالی کے لئے بورے معاشرے کو سود اور دیگر

<sup>1 -</sup> معجم الاوسط، ۱۳۴/عديث. ۱۳۹۵

بُرا ایُوں سے یاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں!معاشرہ افراد سے بٹاہے، جب تک افراد لین اصلاح کی کوشش نہیں کریں سے سارے معاشرے کی اصلاح مشكل ہے۔ لہذا ہر خض انفرادي طور پر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے معاشرے میں خود بخود تیدیلی آ جائے گی اور اینے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مجمى ب- فيخ طريقت، امير السقت دامت بركاته ما الفايته كى انتقك کو ششول کے متیج میں ملک و ہیرون ملک کئی مقامات پر حیرت انگیز اصلاحی انقلاب رونما ہوچکا ہے۔ آپ دَامَتْ ہَرَکاتُهُمُ الْعَالِيّه نِے اسے مُريدين و محبين كو اوّلاً ليك وَات کی اور ٹانیادوسرول کی اصلاح کاؤئن دیتے ہوئے ہدنی مقصد عط فرہ یا کہ "مجھے لىن اورسارى دُناك لوكول كى اصلاح كى كوشش كرنى ب "بى وجدب كدد عوت اسلامی ہے وابستہ ہونے والا ہر اسلامی بھائی ممعاشرے کے بجائے سب سے مہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرتاہے۔ الْحَدُدُ لِلْه عَلاَمَان اس مدنی ماحول کی برکت سے مُعاشرے کے بدترین لو گوں کا شار بہترین لو گوں میں ہونے لگا، مُجموث، غیبت، کچنعی ، وعد و خل فی ، گالی گلوچ ، قتل و غارت گری ، رشوت خوری ، طرح طرح کے ناجائز کاروبار اور ان کے علہ وہ سینکڑوں معاشر تی برائیوں میں مبتلہ افراد توبہ تائب ہو گئے۔ آئے اس کی ایک جملک ملاحظہ سیجئے۔

# من نے ویڈیوسیٹر کیوں بند کیا؟

لاندهی (باب المدینه، کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے:

ہمارے علاقے میں ایک ویڈ یو سینٹر کے باہر وعوت اسلامی ہے وابستہ اسلامی بھائی اصلاح أمنت كي كرهن من موسم كرماكي حدّت (تيش) اور موسم سرماكي شِدّت كي يروا كئے بغير مَسْتَقَقِل مِز الى سے جوك درس دياكرتے تھے۔اسلام بھائى اس ويذبوسيتشر کے مالک کو بھی ورس میں شرکت کی وعوت ویتے رہتے لیکن وہ روزانہ مصروفیت کا کہہ کر معذرت کر لیتا یالآخر ایک دن جوک درس میں شرکت کر ہی لی۔ جب مبلغ دعوتِ اسلامی نے درس شروع کیا تو خوف خدا اور عشق منصطفے سے بھر بور الفاظ تا ثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پیوست ہو گئے۔ دل و دماغ پر جھائے غفلت کے یر دے ہٹ گئے۔ان پر جوک درس کی برکت ہے فکر آخرت غالب آگئے۔جب ملغ دعوت اسلامی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتول بمرے اجتماع کی دعوت پیش کی تو فورآراضی ہو گئے اور بوں وہ ہفتہ واراجتماع میں شرکت کرنے اور دیگر مدنی کامول میں حصہ لینے لکے الْحَدْدُلِلْه مَادَ مَن تھوڑے ہی عرصے میں ان میں مثبت تبدیلی آنے گئی۔ انہوں نے اینے تمام سابقہ سناہوں سے توبہ کرلی اور شمناہوں میں مبتلا کرنیوالا کاروبار (دیڈیو سینز) محتم کر دیاا در وحاكه اليس كاكام شروع كرويا

صَلُّواعَلَى الْمُعَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُعَثِّد میٹھے میٹھے اسسان می بجب ایجواد کھا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے دیڈیو سینٹر کے مالک میں کیسی زبر دست نثبت تبدیلیاں رونما ہو کیں کہ تہ صرف وہ نیک اجھاعات میں شرکت کرنے گئے بلکہ ویڈ یوسینٹر جیسا فہ موم کاروبار ہمی چھوڑ دیا۔ یقینا آگر سارے مسلمان کاروبار اور ویگر مُعاملات میں الله عَلَامَان کا الله عَلَامَان کاروبار اور ویگر مُعاملات میں الله عَلَامَان کا الله والله عَلَامَان کا الله و الله کا الله و الله کا الله و الله کا الله میں اللہ کا الله و الله کا الله و الله کا الله میں اللہ کی دوشی میں اللہ کی معیشت اور رز آل میں اللہ کا الله میں اللہ کا الله میں اللہ کے می معیشت اور رز آل

#### رزق میں برکت کے روحانی علاج کے

(1) نبیوں کے تا جُوَر، مُحبوبِ رَبِ اکبر مَنْ اللهُ تَعَالَ عَنَیْدوالهِ وسلب فروی: جس ف استغفار کو این او پر لازم کر لیا الله عَوْدَ مَنْ اس کی ہر پریش فی دُور فرمائے گا اور ہر منگی سے راحت عطافرمائے گا اور اسے ایس جگہ سے رزق عطافر مانیگا جہال سے اسے ممان مجی ندہوگا۔(1)

﴿2﴾ المفوظاتِ اعلَى صرت على إن ايك صحابي (رَبِقَ اللهُ تَعَالَ عَنْهُ) فد متِ الدى اللهُ تَعَالَ عَنْهُ عَدِيد الدى اللهُ تَعَالَ عَنْهُ اللهُ تَعَالَ عَنْهُ وَلَا إِنْ اللهُ تَعَالَ عَنْهُ وَلَا اللهُ وَعَالَ عَنْهُ وَلَا اللهُ وَعَلَى اللهُ وَاللهُ وَعَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَاللهُ وَوَاللهُ وَاللهُ وَوَاللهُ وَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَوَاللهُ وَاللهُ وَ

ابن ماجه، کتأب الارب، باب الاستنفار، ۳/۲۵۷، حریف ۲۸۱۹
 اسان البرزان، حرف المین، ۳۰۳/۳، حریف: ۱۰۰۵

سے الی زین اللهٔ تَعَالَمَنه کو سات ون گزرے تھے کہ خدمتِ اقدی میں عاضر ہو گر عرض کی:"حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں جیران ہوں کہاں اٹھاؤں کہاں رکھوں۔"(۱)

(3) حطرت سنیڈنا سنبل بن سفد رجو الله تعلق مند بیان کرتے ہیں کہ ایک فض فے حضور اُقدی شفیح روز مُخشَر مَدَّ الله تعلق مند بار کر ایک معلی خدمت بار کرکت میں حاضر ہو کر اپنی مفلی کی شکایت کی۔ آپ مَدَّ الله تعلا مند بو تو مجھ پر سلام عرض کرو ما مام کرواور اگر کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام عرض کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک بار قبل مؤالله تق لی نے اس محص نے ایسانی کیا پھر الله تق لی نے اس کو اتنا مالامال کرویا کہ اس نے اسے ہمسابوں اور رشتہ وارول کی جمی خدمت کی۔ (2)

## اسلام من نظرية ذكوة

معاثی ترتی اور رزق میں برکت کا ایک بہترین طریقہ زکوۃ کی ادائی بھی ہے۔ یاد رکھے از کوۃ اسلام کا بنیادی زکن اور اہم ترین مالی عبادت ہے۔ یہ ایسا خوبصورت نظام ہے جس کے ذریعے معاشرے کے نادار اور محتان لوگوں کو الی مدد ملتی ہے۔ اگر سارے مالدار لوگ درست طریقے سے زکوۃ اداکریں تو غربت و افلاس کا خاتمہ ہو جائے۔ قرآن مجید، فرقان حمید میں زکوۃ ادائریں تو غربت و

بارے میں سخت وعید آئی ہے، چنانچہ ارشادِ قداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكُنِرُونَ اللَّهَبَ وَالْفِضَةَ ترجَه كنزالايان اور وه كرور كرركة و لا يُنْفِقُو نَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ اللهِ اللهِ الله كروي كروش فَبَشِّرُهُمْ إِعَدَى اللهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ كروش كراد الله كروش فاك

رب الدالوية: ٢٠٠ وردناك عداب كي

رُ كُوْةَ تَدويين والول ك بارك من تمن احاديث مبارك ملاحظه يجعن:

- (1) جوقوم زكوة تددك كالله مَزْدَ مَن الله عَزْدَ مَن الله عَزْدَ مَن الله عَلَا قُرمات كار (1)
- (2) دوزخ میں سب سے پہلے تین مختص جائیں گے ، اُن میں ایک وہ تو تگر بھی ہے جو اپنے مال میں اللہ مَزادَ مَلْ کاحق (زکوۃ) ادا نہیں کر تا۔ (2)
- (3) جو مخص سونے چاندی کا الک ہواور اس کا حق ادانہ کرے توجب قیامت کا دن ہو گااس کے لئے آگ کے پیخرینائے جائیں گے ان پر جہنم کی آگ ہوڑکائی جے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ، پیشائی اور پیٹے واغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئی گے اور اُن سے اُس کی کروٹ، پیشائی اور پیٹے واغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئی گے بھر ویسے ہی کروپے جائیں گے۔ یہ معالمہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پہلے سے بھر اور برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے در میان قیملہ ہوجائے، اب وہ لپنی راور کیمے گاخواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف ہوائے۔

ا ...عمجم الأوسط، ١٢٥٥/٢، حديث ١١٥٥٢

<sup>2</sup> صحيح ابن خزيمة كتاب الزكاة ، باب زكر ارخال مانع الزكاة الح ١٣٠٨ محديث ٢٢٣٩

عصومسلم، كتاب الركاة، باب اثم مانع الزكاة، حديث. ١٩٨٠، ص ٢٩١

# ز كوة كي ادائيكي كي مستيل

(1) سخاوت انسان کا کمال ہے اور بخل عیب۔اسلام نے ڈر کو ق کی اوا یکی جیب ہیارا عمل مسلمانوں کو عطاقرمایا تا کہ انسان میں سخاوت جیسا کمال پید امو اور بخل جیسا تنبیح عیب اس کی ذات سے ختم ہو۔

(2) جیسے ایک ملکی نظام ہوتا ہے کہ ہماری کمائی میں حکومت کا بھی حصہ ہوتا ہے جے وہ نیکس کے طور پر وصول کرتی ہے اور پھر وہی نیکس ہمارے ہی مفاد میں بعنی ملکی انتظام پر خرج ہوتا ہے با تشبیہ ہمیں مال وووات اور دیگر تمام نعمتوں سے نواز نے والی ہمارے رب مؤرق میں کی بیاری ذات پاک ہے اور زکوۃ الله مؤرّب کا حق ہے۔ کاحق ہے ہو ہمارے دب غراب ہر خرج کیا جاتا ہے۔

(3) رب مُرَدَةِنَ چِ بِتَاتُوسِ كُو مال ووولت عطافر ماكر غنى كرديتاليكن اس كى مشيت ہے كہ اس نے اپنے بى بندول بن بعضوں كو امير اور دولت مندكير اور بعضوں كو فريب مندكير اور بعضوں كو غريب ركھااور امير ول يعنى صاحب نصاب پرزگوة كى ادائيكى لازم كردى تاكه اس ہے امير ول اور غريول بن محبت وانسيت اور باہمى الداد كا جذبہ پيدا ہو اور الله مُرْدَةِنْ كَى نَعْمَت كومب فل بانث كر كھائيں اور اس كاشكر اداكر ہيں۔

(4) شریعت نے زکوۃ فرض کرکے کوئی انہونی چیز فرض نہیں کی بلکہ اگر ہم اپنے اطراف میں غورو فکر کریں توزکوۃ کی حقیقت ہر جگہ موجو دہے۔ جیسے کہ مجالوں کا گوداانسان کے لیے ہے مگر چھلکا جانوروں کا حق ہے۔ گندم میں مجال ہمارا حصہ مگر

بھوسہ جانوروں کا ، گندم میں بھی آٹا ہماراہے تو بھوی جانوروں کے۔ہمارے جسم میں بال اور ناخن وغیرہ کا حدِشر کی سے بڑھنے کی صورت میں علیحدہ کرناضروری ہے کہ یہ سب جسم کی زکوہ لینی اضافی چیز میل ہیں۔ بیاری تندر سی کی زکوہ، مصیبت راحت کی زکوہ، نمازیں و نیاوی کاروبار کی گویاز کوہ ہیں۔

(5) اگر ہر وہ مخص جس پر زکوۃ فرض ہے زکوۃ کی ادائیگی کا التزام کرلے تو مسلمان کم کر کے تو مسلمان کم کر دو مروں کے حتاج نہ ہوں گے۔ مسلمانوں کی ضرور تیں مسلمانوں سے بی یوری ہو جا کی گی اور کسی کو بھیک ما تکنے کی بھی حاجت نہ ہوگی۔ (۱)

تعارف دعوت اسلامی

ميشے ميشے اسسلام عبائيو!الكحة لله عزوجال!اس يُرفتن دوريس تبيغ

اِ... د مراكل لعجيبه و ۱۳۹۸ و ټغرف پيو

قر آن وسنت کی عالمگیر غیر سیای تحریک "و حوت اسلامی" ساری دنیایش دین کی تبلیغ اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوشال ہے۔لا کھون عاشقان رسول بالخصوص شخ طریقت امیر ایلسنت دامنهٔ برکانهٔ انعاب کی شب وروز انتفک کو مشول کے نتیج یں واوت اسلامی کا مدنی پیغام تادم تحریر دنیا کے 192 سے زائد ممالک یں ساتھ چکاہے اور بے شار مسلمانوں بالخصوص توجوانوں کی زند کیوں میں تدنی انقلاب برید ہوجا ہے۔ دعوت اسلامی کے مدنی کاموں کو منظم طریقے ہے آگے بڑھانے کے ك و قنافو قنا حسب ضرورت مختلف مجانس اور شعبه جات كا قيام عمل من لاياجا تاريا حتى كرتاوم تحرير 95 سے زائد شعبہ جات قائم كے جانے ہيں مثل مساجد كى تعيرات كے لئے " مجلس خدام الساجد"، مرنی منوں اور مدنی منبول كے حفظ و ناظرہ كے لئے " مدرسع المدینة "، انہیں دی تعلیم کے ساتھ ساتھ دُنیاوی تعلیم سے آراستہ کرنے كيية "وارُ المديد"، بالغان كى تعليم قر آن كے لئے "درسة المديديرات بالغان"، ق وي كسلي " وار الا قلوالسنت"، عُلَاء اور عالمات كى تيارى كے لئے " جامعة المديد"، تربیتِ اِنْمَاء کے لئے " تختص فی القید "اور امّت کو در پیش جدید مسائل کے حل کیسئے " مجلس محققات شرعيد"، يغام اعلى حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَمْنَيْه كوعام كرف اور اصلاحى كتب كى فرا بمى كيليَّ " مجلس المدينة العلمية "، تصانيف د تاليفات كوشر عى أغلاط س تحفوظ رکنے کیدے " مجلس تعیق کتب وزسائل "، روحانی علاج کیلئے " مجلس محتویات و تعویدات عطاریہ "، مختلف تحکمول کے آخیسر ز، تاجر حصرات اور اہم شخصیات کو نیکی

ک و عوت و سے اور دعوت اسلام سے متعارف کر انے کے لئے "عجلی مابطہ"، میڈیا

کے ذریعے وُٹیا بھر کے او گوں تک اسلام اور سنتوں کا پیغام پہنچانے کے لئے" مدنی
علیمیں "اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی مم لک بیس
مدنی قافلوں اور مفتہ وار اجھامات" کا مدنی جالی بچھا یاجا چکا ہے۔ اس بات بیس کوئی
مکک نہیں کہ خطیر رقم کے بغیر اس قدر زائد شعبہ جات بیس دین کاکام کرنامشکل ہی
منبیں ناممکن بھی ہے جس کا اند از وچند ایک شعبہ جات کے درج ذیل سالانہ ماہانہ یا
دوزانہ کے اخر اجب سے مگایا جاسکتا ہے۔

#### چند شعبہ جات کے اخراجات

- جامعة المدينة (للبنين اللبنات) في كتان من جامعة المدينة (للبنين وللبنات) كي تعداد 347 مللبه وطالبات كي تعداد 20173 اور سالانه اخراجات تقريباً (661,670,000)
   جي سن كروز مولد لا كه سنز بزار روسية إلى-
- مدرسة المدين (للبنين وللبنات) ان مدارس كى تعداد تقريباً: 2064، طلبه وطالبات كى تعداد: 3730، طلبه وطالبات كى تعداد: 3730، مال حفظ كرنے والے طلبه وطالبات كى تعداد: 3730، مالاند اخراجات: (696823128) أنبتر كروڑ أَرْستْه لا كه تنبس بزارا يك سواش كيس روے يل.
- مدرسة المدين بالغال: إكتان بمرش مدرسه المدين بالغان كى تعداد تقريراً 5000 برياً 43532 بملائ بمائى قر آن باك كى تعيم حاصل كرد بين.
- A. مرسة المديد بالغات: مدرسه المديد بالغات كي تعداد 3505 ع بن من تقريباً

34500 اسلامي بينيس علم دين حاصل كرتي بير.

- 5. مدرسه آن لائن (للبنين وللبنات) درسه المديد آن لائن طلب كي تعداد تقريباً 2300 اور مدنى عمد كي تعداد تقريباً 2300 اور مدنى عمد كي تعداد 250 سم سالاند اخراجات (38400000) شين كروثر چوراى لا كه روب سم و اطلاي اور اسلاي اور اسلاي اور اسلاي بينوس كو اسلاي بينين يزهاتي بين يزهاتي بين يزهاتي بين يزهاتي بين يزهاتي بين
- 6. مجلس احتکاف: گذشته سال پاکستان بھر میں پورے باور مضان کا احتکاف 104 مقامت پر ہوا اور مختلفین کی تعداد: 10180 ربی۔ جبکہ آخری عشرے کا سنت اعتکاف 1375 مقامت پر ہوا جب میں مختلفین کی تعداد: 73541 ربی۔ آخری عشرے کرشتہ سال اعتکاف پر ہوئے والے مقامات پر ہواجس میں مختلفین کی تعداد: 73541 ربی۔ گزشتہ سال اعتکاف پر ہوئے والے اخراجات تقریباً آکر وڑ 50 لاکھ جیں۔ اس سال پاکستان بھر میں پورے اور مضان اعتکاف کا بدف 4100 مقامات ہیں۔
- 7. مجلس خدام المساجد مرف باب المدينة كرائي بس 60 وي 20 كروزروپ مساجد كي تغير پرخرج بوئ جبك بورے پاكتان بس 375 مساجد زير تغير بين.
  - 8. اجر ال وقت تقرير 12000 اجر وعوت اسلامي كے تحت كام كرد إلى .
- 9. مجلس طائ علاج مع لجر پر مجلس علاج کے سالاند اخراجات تقریباً (15600000) ایک کروڑ چیس لاکورویے ہیں۔
- 10. وارا المعربية: پاکستان مجر ش 38 دارالمدينه جي جن شي 8000 طنباء و طالبات زير تعليم بي دارالمدينه پر سالانه 28 کروژ 80لا کوروپي اخراجات آتے ہيں۔
- 11. مدنی جین مرنی چین کے بومید افراجات تقریباً 15 لاکھ روپے اور ماہد افراجات تقریباً 15 لاکھ روپے اور ماہد افراجات تقریباً چار کروڑ بچاس الکھ روپے (45000000) ہیں۔

میٹے میٹے میٹے اسلامی بوب ایو استقل بنیادوں پر اور وہ بھی اسے بڑے ہے انے پر سے بیانے پر اخراجات بیتی آز کو قوصد قات کے مدنی عطیات تی کے ذریعے ممکن ہے لہٰذا آپ بھی ایک زکو ق وصد قات و غیر وسے مُنتَقَبِّق تمام مدنی عطیات و غیر وسے مُنتَقَبِّق تمام مدنی عطیات و عوب اسلامی کودے کر سرمایہ آخرت اکٹھا بیجے۔

الله عَادَمَانَ جميس اسلاف كے الدازِ تجارت كے مطابق سي فى، ديانتدارى اور مسمانوں كى فير خوابى كا خيال ركھتے ہوئے تجارت و ملاز مت اور كار دبار كرنے نيز خوشدلى سے زكوة اداكر نے كى تونىق عطافرمائے۔

أمين بجايد النبى الامين مل شدتعال منيه والدوسلم

# د كوة كون لے سكتاہے؟

شریعت منظئہ و نے زکوہ کا حقد ار ہونے کے لیے ایک الی معیار مقرر کی ہے جس میں عکمت ہے کہ ال او گوں کی اعانت ہو سکے جوائتہ کی غربت میں زندگی بسر کر دے ہیں۔ مستحق زکوۃ (شرعی فقیر) کے لئے ضروری ہے کہ وہ درج ذیل شرائط پر پورا انز تاہو جبکہ وہ ہائمی یا سیّدنہ ہو۔ قرض اور حاجت اصلیہ میں مشغول تمام اموال کو نکاں کر درج ذیل با تیں اس میں پائی جاتی ہوں۔

- اس كي اسماره مات تولد سوناند مو۔
- 2. سازهے باون توله جائدی اس کی ملکیت میں ندہو۔

- 3. ساڑھے باون تولہ چاندی کی جور تم بنتی ہے وواس کے پاس ندہو۔ مثلاً 03 شعبان المعظم 1434 برط بات 13 جون 2013 برکوچاندی کی قیمت فی تولہ 860 روپ کے المعظم 1434 برمط بات 13 جون 2013 برکوچاندی کی قیمت فی تولہ 860 روپ کے اعتبارے ساڑھے باون تولہ چاندی کی رقم 45150 روپ بنتی ہے لہذا اتن رقم بھی اس کے پاس نہ ہو۔
- ساڑھے ہون تولہ چاندی کی فد کورہ قیمت کے برابراس کے پاس کسی مشم کا ال نامی مثلاً مال تجارت ، پر ائز بانڈز وغیر ہنہ ہوں۔
- ا تنی بی قیمت کے برابراس کے پاس ضرور یات زندگی سے زائد اشیاء مثلاً اضافی فرنیچر، گھر بلو ڈیکوریشن کاس مان نہ ہو۔
- مونایا چاندی اگر اوپر بیان کردہ مقد ارہے کم ہے لیکن سونے یا چاندی کے ساتھ ساتھ ویگر وہ چیزیں جی اس کے پاس ہیں کہ مالک نصاب ہونے ہیں جن کا شار کیا جاتا ہے تواب سب کی قیمت ملاکر دیکھیں گے اگر تمام کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی غذکورہ قیمت کے برابر آئی ہے توابیا شخص بھی ذکاؤہ کا مستحق نہیں۔ مثلاً ایک شخص کے پاس 10 ہز ار روپے کے پر اگر بانڈزہ 5 ہز ار روپے کیش اور ایک تولہ سونا تھ جس کی قیمت ٹی زمانہ تقریباً باون ہز ار سات سور و ہے بنتی ہے جب ان تمام کو ملایا گیاتو گئی 67,700 روپے ہوئے اور اتنی الیت کا حال شخص زکاؤہ کا مستحق نہیں لہٰذا ایسے کو بھی ذکاؤہ نہیں دے سکتے۔

7. ای طرح اگر سونا ساڑھے سات تولے ہے کم ہے تکر اتناہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولے جائی تیا ہے۔
ساڑھے باون تولے چاندی کے مساوی ہے مثل فی زمانہ ڈیڑھ تولہ سونا کی رقم میں سونا کی سونا کی سونا کی سونا کی ساڑھے بادن تولہ چاندی کی رقم سے زائدہے اگر اتنی مقدار میں بھی سونا اس کے پاس ہے تووہ ذکاۃ نہیں لے سکتا۔

8. دور شخے ایسے بیں جن کوز کو قرنیس دے سکتے۔(1) اولاد اسپے والدین کو اوپر کا تک اور والدین کو اوپر کا اولاد کا دیا ہے کا اور والدین ایک اولاد کو یہے تک۔(2) شوہر لیک بیوی کو اور بیوی اسپے شوہر کو۔

منت بهول:جوخودز كؤة كالمستحق نه جوليكن ال كے بالغ يج خواه لر كا بويالرك مستحق فرود كوة كا مستحق جو توان كوز كؤة دى جاسكتى ہے۔

#### مطيات جمع كرواني كي لئي بنك اكاؤنث نمبرز

برائے عطیات وصد قات نافلہ

A/C No.0388841531000263

Title: Dawaterslami

Bank, MCB Bank

Cloth Market Branch (0063)

Karachi.

برائے زکوۃ وصد قات واجبہ

A/C No.0388514411000260

Title: Dawateislami

Bank: MCB Bank

Cloth Market Branch (0063)

Karachi.

# ﴿ زَكُوةَ كَسُ طُرِحُ نَكَالًى جَائِبٍ

سب سے پہلے زکوۃ واجب بونے کی قری تاریخ اقعین کرلیں۔زکوۃ واجب ہونے کی قمری /اسلامی تاریخ

إن تاريخ كو ملكيت عن موجود قاعل زكوة اثاثول كي ماركيث ريث كي مطابق ماليت كالمنتين درية ويل طريق ب يجيئ مروري اموالي ذكوة جارث على درئ كروئ كالتي-

				74
 يونيلي بنزيكل ميس د فيره اكرسال يورا بوف ف يهل	الماري ماري ماري الماري الم	مكان و د كان اشيام كي واجب الإدا قسطيس	الرقرضد ليايول ي	العد ترجوز كوة كار قراعت الك كرفي ب Liablities
				المرك
ينكون على جح شدور قم (علاده مود)	مى وغير كى كرنى موجودورى	چاندى(زيوردے)	( = 1) ( jy) = 1	قائل در کو چاجانوں کی مالیت
	3 200	2 چاندی	£.	व्य
	w	2	н	

ز کوچ کالے کافار مولا: کل رقم کو 40 پر تعتبر کریں 200000 ÷ 200000 ز کوچ کالے کافار مولا: کل رقم کو 40 پر تعتبر

		500000	300000
	134 4-	<b>-</b>	<b>-</b>
	مادور على شراكت ك على دكوة		
	تحارتى بالأس، مكان ياقليث		
	تارشدهال فيكرى يادكان وفيرهش		
4 المرتجارت	خام مال فيشر ى و فير ديمي		
	في سي اور كييش شي جي شدور قم	از شیر سال کی ز کوچ جو اولند کی گئی ہو۔	
	بداوية زن فلا على يخل شدر تم	ملاز يمن كل مخواتيل	
	かられた	少ながらかかれ	

65

300000 (\$\frac{1}{2},)\frac{1}{2}

الله المامان)

#### اخذومراجع

	كلام يدى تعال	آر آن پاک	
as de	معد / مؤلف / حوتي	40	RX
مكيد المديد ، كرائي ١٣٣٢ م	الل حفر عدام احد رضا قال حوالي ١٩٣٠ه	زير كزالايك	1
مكتية المدينه ، كرايك	اللقاضل سيد فيم الدين مر ادآبادي حوفي عدمها	فزائن العرفان	2
ي مال کين کرايي	عكيم الامت ملتي الديارة فان لعيي دحوفي المسان	أورالعرفان	3
والكشب إنطب ويردت اا+ او	ين على الطاقى الحاتمي المعروف بالن عربي، متوفى ١٠٠٠ ٥	تفسيراسعري	4
داد الكردي ديث	الصيداني هرين احرافعادي قرطيء سوقي اعلاء	جامع لعكام اللوكن	5
واداكت العلمية اسماط	■アロリンランスとしていいころかし	صحيحاليتأبرى	6
وادائن فزم ١٩١٩ء	لهم مسلم بن قبل تشيرى نيشان دى متونى ١٧١هـ	صحيحسلير	7
واراهر ديرون ١١١١ه	الم الدين التي ترفي المرفي المواقعة	سان آلکار مال ی	8
واواحيادالتر عث العربيء المهماء	الم اج داؤد سليمان عن اشعث عن أن حول ١٤٥٥	سنن اذيراود	9
والمالم قدين المص ١٣٢٠ و	والمراج عدالل محرين والتناب والم	منواريماجه	10
واوالكتب انطيره وروب	لام محى الدين ايوز كريا مجيدتان شرف فودى،	هوحالتووي	11
ge)(**+)	حل اعد	على الستبر	
والمالكر دي وع ١١٦١ه	فام الدعد للأ احد عن الأرين منبل مو في الم الد	للمحت	12
وأواهر ويرصد ١٩١٢م	ما فلا عبد الله الدين الي شيرة عبى حوالي ١٩٣٥	المبط	13
واراحياء التراث العرني ١٣٢٧ ١٥	مافع سليمان تن احد طير الى حو في ١٠٠٠ه	المجم الكبن	14
واداكت الخرويرونده ١٢٢ه	لام الدافقام طيمان عن احد طبر افي حوقي ١٠٠٠	العجبر الاوسط	15
واما فكشب الخريني عشاعهما	للم الديكر العربي مسين علق متوفى ١٥٨ مد	شعبالامان	16
والااكتب الخريق واست ١٩٩٩	اللي سي مع من	كالأسال	17

وارالكتب الطبي بيرات	الوحالم محد من حيان تمي الداري، حوثي العالم	dodoo	18
المكتب الاملائ ويراث	للم الله بمن الحالِّ بمن فوجرة النيسايوري، حوَّى العمد	محجانخزعة	19
واراكت الخرييروت ١٣٢٢ء	ملامه فد عبد الرئة قد منادي، حوتی احدام	فيض العديد	20
واراهر معروت ۱۳۱۸	لام حيدالعظيم عن حيدالقوى منذرى، حوثى ١٥٧ه	الترغيبوالترهيب	21
فيدهران ببل كانتز	عكيم الأتت مثق احمياد خان تشيى، حوتى ١٣٩١ه	हैं धारा /	22
وفراكتب أطري ومدعاما	مافقاله يكر فلين الدخطيب الدادي حولي سوس	كالمجيداد	23
داد المنكر، يروي ۱۳۱۵ ه	طامه على عن حسن، متولّى اعده ه	داريخ رمغن لابن عساكر	24
داد اکتب الخریرونت، ۱۳۲۲ه	الإحراد سند عدالله عن هدان ميداير قرطي، حول مهمو	الاستيمانيان معرفة الإصحاب	25
وادمادره کاردی ۱۹۹۹م	لام الإمامة الأين الأفراق، حول ه- هم	اخيادعاوماللاين	26
واراكشب الخرمايرون ١٣٩٣م	الافرى ميد الرحمان على المن جوزي، حول عصم	عون المكايات	27
رخاة كتريش لامور	لام المست احدر ضاغان حوقى - ١٣٠٠ ه	قاوى رشوب	28
كتبة المعايد	سلق الدائير على المعلى، حول ١٣٩٧ه	=1.7 M.	29
عَبْدِه الْعِدِيثِ	اللَّ حقرت عام احدد خاخان، متو في ١٣٣٠ه	للوظات اعلى عفرت	30
واد المر في ديروت - ١٢٢ه	المراكن الإن عابد إن شاكي، حوثي ١٣٥٢هـ	رير المحداب	31
داراه بإمالتراث العرفي بيروت	للم ما فقد احد تان على تن تجر صفقاتي. حول ١٥٨هـ	لسأن الحيوان	32
منياه القرآن يبل كيشنز لابور	عبيم الامت مثق الديار خان نعي، متوفى ١٣٩١ه	رماك فيميد	33
كمتبة المديد	العيداطي	حرے ہدیجر بن عمد العرب کی ۱۲۵ کا بات	34



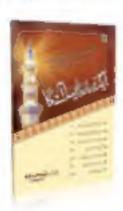
مؤثير	منوان	مؤثير	عنوان
27	كسب طال ك لي علم دين ضروري	1	دُرود شريف كي فضيلت
28	كلؤب امير المسنت	1	دور اسلاف اور طرز تجارت
29	اجاره کے مسائل سیکمنافرض ہے	3	معيشت كاآغاز
34	المارى بدا مخاليان اور معاشى بحران	5	طلب طال ایک فریضہ
36	تل زند گانی کا وجه	5	كسب كے مُعْقِلْق وقراشن خداوتدى
39	ایک وسوے کاجواب	6	جتبوئ روز گار کی عظمت
41	معاشي خوشحاني كاحسين دور	7	كسب كے مُنْتَعَلِق 4 فرامِن مُصطفح
41	معاثی خوشحالی کی وجه	8	انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السُّلَام کے جے
42	معاشى بحران كاسبب	10	تاجر كوكيما موناجائية؟
43	معیشت کی تہائی میں عود کا کر دار	11	دين خير خوابي كانام ب
44	عود كاأخروى تقصاك	12	بے مثال خیر خواہی
46	عود کی قدمت ش ۱4 عادیث مُبارک	13	دیانتداری کی اعلیٰ مثال
48	جيى فذاويے كام	14	لى قري
49	لقرير حزام قبوليت ذعاض زكاوث	15	يهن بردى خيانت
49	لقراح ام قبوليت إثمال ش زكاوت	17	رزق كاضامن كون
51	يس في ويذيوسينز كون بند كيا؟	19	محابة كرام عليه اليضوان كالتجارتي معمول
53	رزق می برکت کے روحانی علاج	20	عيب دار چيز يكنے ير دي عمل
54	اسلام مي نظرية زكوة	21	ديانتدار تاجر
56	ز کوچ کی اوا میلی کی محکمتیں	23	التے ذرہے کا حماب
57	تعارف وعوت إسلاى	23	مالدار محاني كاحباب قيامت
59	چدشعبہ جات کے افراجات	25	مالىدارون كے لئے لحور فکر بير
61	ماغذوم اتح	25	مال ودولت کے مُتَعَلِّق الحجی نمین

#### سُنْتُ كَي بَهَادِينَ

اُلْتُحَدُّدُ لِللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُعَلِّلُهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُعَلِّلُهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الْمُعَلِّلُهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللِّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللِّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللِهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللِهُ عَلَيْهُ الللِهُ عَلَيْهُ ا

براسلای بھائی بنائی بنائے ان بنائے ایک " مجھا پی اورساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرٹی ہے۔ ان فاقالات کی اصلاح کی کوشش کے لیے" مند ٹی افعالات کی کوشش کے لیے" مند ٹی افعالات کی کوشش کے لیے" مند ٹی قابلوں " می سفر کرنا ہے۔ ان فاقالات منازلات منازلات من سفر کرنا ہے۔ ان فاقالات منازلات مناز















فيضانِ مدينة ، محلّه سوداً كران ، پراني سبزي مندُى ، باب المدينه ( كراپي )

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net